یہ سنکے غیر ہو گیا خیر النسا کا حال
سلمان فارسی سے یہ بولین وہ خوش خصال
لیکر گئی تو تھی پہ نہین ساتھ لائی ہون
جاؤ خدا کے واسطے مجھ مین نہین حواس
ہوتے تو کیون بلاتے رسول فلک اساس
کرتے ہین ضد تو بات کوئی مانتے نہین
سلمان نے یہ جا کے محمد کو دی خبر
یہ سنکے بیقرار ہوئے سید البشر
غل تھا رسول جاتے ہین پیارون کو ڈھونڈنے
وہان فاطمہ کو جا کے کسی نے یہ دی خبر
دیکھا آ کے جا کے بوذر و سلمان ادھر اودھر
صدمہ ہے مصطفا کے دل دردناک پر
پھرتے ہین ڈھونڈتے تھے دونو کو پیغمبر اله
سلمان نے کی یہ عرض کہ اے کل کے بادشاہ
مولا وہ شاہزادہ گردون اساس ہین
جلدی قریب تر جو گئے سید البشر
قدسی کھڑے ہین بہر حفاظت ادہر اودہر
نہ بہکتے ہین منہ سے نہ بیچین ہوتے ہین
لاتی ہے بوے خلد برین دمبدم صبا
بیٹھا ہوا ہے متصل سر اک اژدہا
اٹھ اٹھ کے ناز بار مگس ران ہے اسطرح

بستر سے اٹھ کے صحن مین آئین بصد ملال
بھائی یہان کہان ہین بھلا میرے دونو لال
مین خود نبی کے پاس انہین چھوڑ آئی ہون
گر وان نہین تو پھر مرے پیارے ہین کسکے پاس
گھر سے کہین نکل نہ گئے ہون وہ خوش شناس
ہے ہی ابھی تو راہ بھی وہ جانتے نہین
مولا یہین ہین منزل زہرا مین وہ قمر
اٹھے عصا کو دست مبارک مین تھام کر
نکلا ہے آفتاب ستارون کو ڈھونڈنے
ملتے نہین ہین کھو گئے آپ کے پسر
نکلے ہین ڈھونڈنے کے لئے سید البشر
گر گر پڑے ہین ضعف سے نہر کے خاک پر
اک نور دور سے نظر آیا میان راہ
شاید یہین ہین فاطمہ زہرا کے مہر و ماہ
روح الامین پکارے کہ خادم کے پاس ہین
دیکھا زمین پہ فرش ہین روح الامین کے پر
ہین دو ملک لیٹے ہوتے زانو پہ انکے سر
وہ دونو بھائی لیٹے ہوے ساتھ سوتے ہین
ہے مثل قلب مومن کامل زمین صفا
گلدستہ اسکے منہ مین ہے باغ بہشت کا
الفت سے کوئی مروحہ جنبان ہو جسطرح

پائے جو خاک چھان کی وہ لعل بے بہا
بس دوڑ کر لپٹ گئے محبوب کبریا
چوما دہن حسن کا تو شبیر کا گلا
صدقے ہوئے جو انپہ تو انپر ہوئے خدا
شبیر کو تو لیکے شہنشاہ دین چلے
لیکر حسن کو گود مین روح الامین چلے

عید کے دن جو حضرت اپنے نواسے امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اونٹ بنے تھے وہ روایت تو کنیز حسین تم نے سنی ہی ہوگی اللہ ضمیر انیس سرور کی تربت کو عنبرین کرے کیا کیا بند فرمائے ہین ایک ایک شعر لاکھ لاکھ اشرفی کا ہے۔

عریان تہا روز عید جو وہ چودہوین کا ماہ
بھیجے خدا نے حلہ جنت بعز و جاہ
رومال و زیر جامہ و پیراہن و کلاہ
ہنستے ہوئے پہن کے گئے سوئے عیدگاہ
رستہ سے پھر کے آئے محمد کے سامنے
گردن جھکا کے بیٹھ گئے جد کے سامنے
بولے یہ ہنس کے رسول فلک اساس
کیون آج دور بیٹھے ہو آؤ ہمارے پاس
شبیر واہ کیا تمہین زیبا ہے یہ لباس
جی چاہتا ہے ہم بھی پھرین آج آس پاس
ہے روز عید چھاتی سے لگ جاؤ آنکے
اے میرے جامہ زیب فدا تیری شان کے
چھوٹے ہے اس عمامہ و شملہ کے مین نثار
صدقے ان آستینون کے اے میرے گلعذار
قربان اس قبا و عبا پر یہ جان زار
یوسف کے پیرہن کی ہے بو جس سے آشکار
کپڑے یہ دیکھ کر شہ مردان نے کیا کہا
پیارے گلے لگا کے تمہین مان نے کیا کہا
سب تو مل چکے ہو مری جان ادہر تو آؤ
ننھے سے ہاتھ اٹھا کے ہمین تو گلے لگاؤ
صدقے مین اس دہن کے ذرا منہ تو آگے لاؤ
دیکھو جو بوسہ لب و دندان تو گھر مین جاؤ
کس غم سے دل ہے بند جو لب کھولتے نہین
کیا ہم سے کچھ رکے ہو جو تم بولتے نہین
بولا یہ ہاتھ جوڑ کے دست خدا کا لال
حضرت کو برقرار رکھے رب ذوالجلال
پوشاک یہ پہن کے تو ہم خوش ہوئے کمال
ناقہ نہین کہ جس پہ چڑھین اب یہ ہے ملال
عزت مین ہین بزرگ شرف مین زیادہ ہین
لڑکے تو سب سوار ہین اور ہم پیادہ ہین

پیدل تو عیدگاہ مین جانا ہے ننگ و عار ہمکو بھی آج اونٹ منگا دو تو ہون سوار
کہنے لگے حسین سے محبوب کردگار معلوم اب ہوا یہ ہی غصہ تھا مین نثار
ہان اب روٹھتے ہین تو مشکل سے منتے ہین اچھا سوار ہو جیے ہم اونٹ بنتے ہین
فرمانے یہ کمر مین رکھا دامن قبا رکھکر زمین پہ ہاتھ بنے اونٹ مصطفا
جیب قبا مین رکھ کے قدم کو وہ مہ لقا پشت جناب سید لولاک پر چڑھا
پاے حسین عرش کا سرتاج ہو گیا وہ روز عید کا شب معراج ہو گیا

دیکھو کنیز حسین کیا بند فرماے ہین

کرسی و عرش دونون بلندی مین انکے پست تھا ایک انکے زیر قدم ایک زیر دست
پڑھ کر درود دیکھتے تھے مردان حق پرست پائی ہے شہسوار نے کیا خوشنما نشست
دونون ہین عرش و فرش کی زینت کیواسطے ایسا نگین ہو مہر نبوت کے واسطے
مرکب ہے مہر اور مہ کامل ہے یہ سوار ایسے ہی راہوار کی قابل ہے یہ سوار
وہ جان ہے جہان کی اور دل ہے یہ سوار قران رسول ہین تو حمایل ہے یہ سوار
رحمت مین مرتبت مین ہدایت مین ایک ہین چھوٹے بڑے تو ہین حقیقت مین ایک ہین
بولے ملا کے پاؤن حسین فلک مقام ہے کسطرح کا اونٹ کہ جسکے نہین لگام
گردن پھرا کے کہنے لگے سید انام ہاتون مین تھام لو مری گیسوے مشکفام
تم سا سوار کاہکو دنیا مین پاینگے باگین جدھر پھراؤ ادھر دوڑے جاینگے
گیسو نبی کے ہنس کے ہاتون مین تھام کر کہنے لگے حسین کہ یا سید البشر
لڑکون کے اونٹ بولتے ہین سب اٹھا کے سر منہ سے ہمارا اونٹ نہین بولتا مگر
اسکا نہ بولنا تو بہت دلپہ شاق ہے اب اونٹ کی صدا کا ہمین اشتیاق ہے
الفت رسول حق کو نواسے کی تھی کمال غم تھا کہین نہ رونے لگے فاطمہ کا لال
آخر بپاس خاطر فرزند خوش خصال عف عف کہا تو ہلنے لگا عرش ذو الجلال

جنبان جو یک بیک طبقات زمین ہوئے	نازل خدا کے حکم سے روح الامین ہوئی
کی عرض مصطفیٰ سے کہ اے کل کے عیب پوش	ابکی صدا سے پھر نہ رہینگے کسی مین ہوش
اسلام ہے بحر رحمت رب علا کو جوش	ساتون جہنم آج ہوئے جاتے ہین خموش
جب دم رہی نہ آتش دوزخ جہان مین	منکر خدا کے جائینگے پھر کس مکان مین

کنیز حسین سبحان اللہ سبحان اللہ صل علی صل علی یہ انسان کا کلام ہے یا فرشتہ کا انکو بادشاہ سخن کہنا خدائے سخن کہنا لازم ہے عباسی کیا شک ہے مرزا نوشہ سے شخص نے (خدا غریق رحمت کرے) جناب مرزا دبیر و میر انیس کے آگے مرثیہ لکھنے کا نام نہ لیا کنیز حسین مرزا نوشہ کون تھے عباسی اوئی تم انکو نہین جانتین انکا نام نامی نواب مرزا اسد اللہ بیگ خان بہادر تھے اور خطاب نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ عرف مین انکو مرزا نوشہ کہتے تہے انہین کا تخلص غالب ہے تمام دنیا انکی قایل ہے غالب سب پر غالب تھے کنیز حسین تو انکو تو مین خوب جانتی ہون عرف سے انکے مین آج ہی واقف ہوئی ہون کیون استانی جی یہ قدیم دہلی کے رہنے والے ہین نا عباسی نہین پیدا تو یہ آگرہ مین ہوئے ہین اور سن شعور تک وہین رہے پھر دہلی مین آکر رہے اور وہین مر گئے انکی اردوے معلی مین نے دیکھی ہے اُس مین مرزا صاحب نے لکہا ہے کہ مین قوم کا ترک سلجوقی ہون دادا میرا ماورالنہر سے شاہ عالم کے وقت مین ہندوستان مین آیا سلطنت ضعیف ہوگئی تہی صرف پچاس گھوڑے نقارہ نشان سے شاہ عالم کا نوکر ہوا ایک پرگنہ سیر حاصل ذات کی تنخواہ اور رسالہ کی تنخواہ مین پایا بعد انتقال اسکے جو طوائف الملوکی کا ہنگامہ گرم تہا وہ علاقہ نہ رہا باپ میرا عبد اللہ بیگ خان بہادر لکھنو جا کر نواب آصف الدولہ کا نوکر رہا بعد چند روز حیدرآباد جا کر نواب نظام علیخان کا نوکر ہوا تین سو سوار کی جمعیت سے ملازم رہا کئی برس وہان رہا وہ نوکری ایک خانہ جنگی کے بکھیڑے مین جاتی رہی والد نے گھبرا کر الور کا قصد کیا اور راجہ بختاور سنگہ کا نوکر ہوا وہان کسی لڑائی مین مارا گیا نصر اللہ بیگ خان بہادر میرا حقیقی چچا مرہٹون کی طرف سے اکبر آباد کا صوبہ دار تہا اسنے مجھے پالا

سنہ [illegible]ع مین جب جرنیل لیک صاحب کا عمل ہوا صوبہ داری کمشنری ہوگئی اور صاحب کمشنر
ایک انگریز مقرر ہوا میرے چچا کو جرنیل لیک صاحب نے سوارون کی بھرتی کا حکم دیا چار سو سوار کا برگیڈ
ہوا ایک ہزار سات سو روپیہ ذات کا اور لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سال کا جاگیر مین حیات علاوہ سال
بھر مرزبانی کے تھی کہ بمرگ ناگاہ مرگیا رسالہ برطرف ہوا ملک کی عوض نقدی مقرر ہوئی وہ ابتک
پاتا ہون پانچ برس کا تھا جو باپ مرگیا آٹھ برس کا تھا جو چچا مرگیا **کنیز حسین** مرزا صاحب
کی کیا عمر ہوئی ہوگی **عباسی** ۸ رجب ۱۲۱۲ ہجری مین پیدا ہوئے دوسری ذیقعدہ ۱۲۸۵ ہجری
مین انتقال کیا اب تم حساب لگالو کیا عمر ہوگی **کنیز حسین** اچھی استانی جی ذوق کا کیا نام
ہے **عباسی** محمد ابراہیم خاقانی ہند انکو بادشاہ کے ہان سے خطاب ملا ہے بہادر شاہ بادشاہ
انہین کے شاگرد تھے فصیح الملک مقرب الخاقان استاد السلطان بلبل ہندوستان ناظم یار جنگ
دبیر الدولہ جناب نواب مرزا خان صاحب بہادر داغ دہلوی جنکا ہندوستان مین ڈنکا بج رہا ہے
جو قبولیت انکے کلام مین ہے وہ ابتک کسی کو نصیب نہین ہوئی انہین ذوق کے شاگرد تھے
کنیز حسین جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی جو خلد آشیان
فردوس مکان جناب نواب کلب علیخان صاحب بہادر والی رامپور کے استاد ہین کسکے شاگرد
ہین **عباسی** جناب منشی امیر احمد صاحب امیر جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر اسیر کے
شاگرد ہین جناب منشی صاحب کا کیا کہنا ملک الشعرا ہین شاعر اور بہت ہوے اور ہین مگر اس
پایہ کا محقق نازک خیال پیدا نہین ہوا استادی جس سے عبارت ہے وہ جناب منشی صاحب کا ہی حصہ ہے

آج ہے یہ طوطی معجز بیان	بلبل ہندوستان کا ہمصفیر
ایسا استاد زمانہ پھر کہان	زندہ رکھ تو اسکو یارب قدیر

اس زمانہ مین جناب منشی صاحب کا وجود باجود یادگار سلف اور منتخب روزگار ہے
اور تو تصنیفات تم نے جناب منشی صاحب قبلہ سلمہ اللہ تعالی کی سنی ہی ہون گی
مگر تازہ تصنیف جو دعاے باران رحمت جناب منشی صاحب نے لکھی ہے اسکو سناتی ہون

اب تو برسا دے خدا انکی دعا سے پانی — دیر سے مانگ رہے ہین تری پیاسے پانی

آب و تاب اپنی دکھا تا ہمین ہین سیلاون بہا دون — موتی برساتا ہوا آئے گھٹا سے پانی

پہل اب جلد مجہے بندے پیاسون کی طرف — پپ چکے چپکے یہ ہی کہتا ہے گھٹا سے پانی

جوش پر آ سے نہ دریا سے کرم کیا ممکن — بندے رو رو کے اگر مانگین خدا سے پانی

اشک آنکھون سے روان ہون تو ہو رحمت کا ظہور — چاہئے پہلے کہ چھلکائین یہ کاسے پانی

خشک سالی کا یہ عالم ہے کہ اطفال نبات — صبح کو مانگتے ہین روز خدا سے پانی

گرمیان شاہد رحمت جو دکھا دے اپنی — آگ دوزخ کی بہی ہو جائے حیا سے پانی

لاکھ جانین ہون تری شان کرم کے صدقے — ایک چلو ہمین دریائے عطا سے پانی

کتنے بندے ہین تری دھوپ مین جلتے بہنتے — اب برس جائے کسی کی تو دعا سے پانی

کربلا مین جو رہے پیاسے انہین کا صدقہ — اب چھڑادے ہمین اس کرب و بلا سے پانی

شوق کی آگ سے جلتے ہوے دل ہون ٹھنڈے — آئے محبوب کی انداز و ادا سے پانی

سن لیا جب سے کہ پانی سے ہے ہر شے کی حیات — ناز کرتا ہے ہر اک شاہ و گدا سے پانی

ہمنے پانی سے جو نعمت کی نہ کی قدر امیر — چھپ رہا ابر کے پردے مین حیا سے پانی

اُنیس حسین اب جناب منشی صاحب کی کیا عمر ہوگی عباسی اسوقت مین انکا سن مبارک ستر بہتر برس کے قریب ہوگا بعد زمانہ غدر حضرت فردوس مکان نواب محمد یوسف علیخان صاحب بہادر والی ریاست رامپور نے آپکے کمال کا شہرہ سنکر نہایت قدردانی سے طلب کیا مدت تک رامپور مین عدالت دیوانی کے حاکم با اقتدار رہے نواب صاحب خلد آشیان اپنے کلام مین مشورہ فرماتے تھے جب حضرت فردوس مکان جناب نواب کلب علیخان صاحب بہادر کا دور حکومت آیا شعر و سخن کا چرچا بڑھا شعرائے دہلی لکھنو کا مجمع ہوا امیر بحر عروج قلق داغ جلال سبھی دربار دُربار کے مجرائی تھے مگر عالی خیال نواب کی نگاہ دقیقہ رس نے اپنی استادی کے لئے حضرت امیر ہی کو انتخاب کیا اور آج تک جناب منشی صاحب اُسی اعزاز و احترام کے ساتھ رونق افروز ریاست رامپور ہین حضور لامع النور

نوشیروان انصاف رستم مصاف تہمتن نیرو اسفندیار بازو اسکندر حشمت جاہ دارا پناہ فریدون فر خورشید افسر
خسرو خسروان حاتم زمان عالیجناب معلی القاب نواب محمد حامد علیخان صاحب بہادر فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ دام اقبالہم
و اجلالہم والی حال ریاست رامپور کے بہی نظر شاہانہ آپ ویسی ہی ہی جیسی آپکے جد امجد کی تہی جناب منشی صاحب کی تصانیف
بکثیر ہین مرآۃ الغیب صنم خانہ عشق جناب منشی صاحب کے دیوانون کے نام ہین امیر اللغات دلی
لکہنو کی اردو زبان کا مبسوط اور مستند لغت ہی اسکی تالیف مین جو عرقریزی فرمائی ہی اور جتنی
علمی مسایل اس مین حل کیے ہین انکی تفصیل غیر ممکن ہی زبان کی باریکیان اور خوبیان اسطرح
جمع کی گئین ہین کہ جسکے پاس یہہ لغت ہو وہ زبان کے خزانہ کا مالک بنجاے دو کتابین ارشاد السلطان
ہدایتہ السلطان حسب ارشاد جنت آرام گاہ حضرت واجد علی شاہ بادشاہ لکہنو لکہین در مرتبہ
صلے مین خلعت گران بہا پایا آپکی شرافت خاندانی اظہر من الشمس ہی حضرت مخدوم شاہ مینا
قدس اللہ سرہ کی اولاد مین ہین جو سرزمین اودہ کے قطب کہلاتے تہے جنکا مزار شریف لکہنو مین
آج تک زیارت گاہ خاص و عام ہی اسیوجہ سے آپکو مینائی کہتے ہین مین نے مرزا غالب کی اردوے معلی
مین ایک خط دیکہا ہے جناب مرزا صاحب نے جناب منشی صاحب کی نسبت اپنے شاگرد
شیو نرائن کو یہہ لکہا ہی اب تم بتاؤ کہ تمہیں رامپور کے ہان بہی تمہارا اخبار یا معیار الشعرا جاتا ہی
یا نہین اب کے تمہاری معیار الشعرا مین مین نے یہہ عبارت دیکہی ہی کہ امیر شاعر اپنی غزلین
بہیجتے ہین ہمکو جب تک انکا نام و نشان معلوم نہ ہوگا ہم انکے اشعار نہ چہاپینگے سو مین تمکو
لکہتا ہون کہ یہہ میرے دوست ہین اور امیر احمد انکا نام ہی امیر تخلص کرتے ہین لکہنو کے ذی عزت
باشندون مین ہین وہان کے بادشاہون کے روشناس اور مصاحب ہی ہین اور اب وہ
رامپور مین نواب صاحب کے پاس ہین مین انکی غزلین تمہارے پاس بہیجتا ہون میرا نام
لکہکر ان غزلون کو چہاپ دو یعنی غزلین غالب نے ہمارے پاس بہیجین اس لکہنے سے انکا نام
اور انکا حال معلوم ہوا نام اور حال وہ جو مین اوپر لکہہ آیا ہون اسکو اب کے معیار الشعرا مین
چہاپنا ایک دو ورقہ یا چہار ورقہ رامپور انکے پاس بہیجدو اور سرنامہ پر یہ لکہو کہ در رامپور

بردولت حضور رسیدہ بنجابت مولوی امیر احمد صاحب امیر تخلص برسداور مجکو اطلاع دو اور اس امر کی بھی اطلاع دو کہ رامپور کو تمہارا اخبار جاتا ہے یا نہین اسداللہ خان غالب یکشنبہ ۱۲ جون ۱۸۵۹ء

کنیز حسین پہلا استانی جی جناب حکیم غلام مولی عرف حکیم مولا بخش صاحب (اللہ جنت نصیب کرے) جو ہماری شہر مین بڑے نامی گرامی طبیب و شاعر تہے یہہ کسکے شاگرد تہے عباسی دریں کتا ہین تو انہون نے جناب مولوی امام بخش صاحب صہبائی سے پڑہین طب مین حکیم نقشبند خان صاحب دہلوی سے بلند اور تجربہ حاصل کیا فن شعر مین جناب حکیم مومن خان صاحب دہلوی سے کمال بہم پہونچایا استاد اور شاگرد مین جو ایک خاص نسبت ہونی چاہئے وہ ان مین اور حضرت مومن خان مین بخوبی موجود ہے ہر ایک کا کام نہین کہ مومن اور قلق کے سخن مین تمیز کرسکے معاملہ بندی بلاغت فصاحت متانت ساری خوبیان ان مین کوٹ کوٹ کر بہری ہین کنیز حسین انکو انتقال کئے کتنا زمانہ ہوا عباسی ساتوین شعبان ۱۲۹۷ ہجری کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف تشریف لیگئے کنیز حسین انکا دیوان انکے حیات مین چھپ چکا تہا عباسی نہین مگر مرنے سے چند روز پیشتر ترتیب دے لیا تہا ابہی تک چھپنے کی نوبت نہین آئی تہی کہ قضائے ناگہانی نے بے وقت آن دبایا انکے مرنے کے بعد انکے چھوٹے بہائی جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب اکوٹنٹ تہہ جمن نے (اللہ انہین سلامت رکھے) مونے ہٹی کی نشانی سمجھ کر انکا اردو کلیات بطور یادگار چہپوایا ہے دیوان کیا ہے ایک مجمع نور ہے سر تا پا فصاحت و بلاغت سے معمور ہے کنیز حسین آج کل تو جناب سید محمد مرتضی صاحب بیان و یزدانی رئیس شہر میرٹھ کے کلام کی دہوم ہے عباسی اے سبحان اللہ میر صاحب کے کلام کی کیا بات ہے تمام عالم انکی ہمہ دانی کا قائل اور شیوہ بیانی کا مائل ہے سچ تو یہہ ہے کہ میدان فصاحت مین کل فصحائے دہر سے گوے سبقت لیگئے اللہ انہین تا قیام قیامت قائم رکھے بڑے نازک خیال ہین

سخن گلگونہ گل ہے بیان کا	قلم منقار بلبل ہے بیان کا	پڑا گنبد فلک کا گونجتا ہے	سماں ہے تا سمک غل ہے بیان کا

حکیم محمد حسن نے جو مفردات مین کتاب لکہی ہے اسکی تاریخین جناب میر صاحب نے کیا لاجواب فرمائی ہین ذرا سننا۔

محمد حسن ابن خادم حسین — لکہا کرتی ہے جسکے نسخے شفا
گہرانے مین ہی اُسکے مدت سی طب — اطبا کہین جسکو معجز نما
شفا اسکی دروازہ پر آپڑی — مسیحا گئے جب سے سوہی سما
نگاہون مین ہے بسکہ جادوگری — رکہی ہے اشارات مین یہان شفا
کیا اُسنے کیا فیض حکمت کو عام — قلم اُسکا مفتاح مخزن ہوا
لکہی جملہ اشیاء کی فعل و خواص — طبیبون کی مشکل کو آسان کیا
چرندون پرندون کی تشریح کی — جمادات کیا اور نباتات کیا
ہر اک شے کی تحقیق و توضیح کی — زتحت سرا تا باوج ہوا
ہر اک شے رکہی اپنی اپنی جگہہ — یہ نسخہ ہی یا جام گیتی نما
رقم ہین ہر ایک شی کی ماہئین — ھوا وا سے حکمت کا روشن ہوا
کمی پائی مخزن مین جس بات کی — دی اپنے خزانہ سے اُسنے بڑہا
لیا اسکو بیدک کے نسخون سی ڈہونڈ — تہا طب یونان مین جسکا پتا
مدے کوئی کس طرح داد ہنر — رہے ہونٹ چپکے تو دل بول اُٹہا
ہوا مجکو جب فکر تاریخ طبع — یہ بام مسیحا سے آئی صدا
یہ گنجینہ حکمت از روے داد — تبیان لکہی ہے ہر مرض کی دوا

دیگر

فکر تاریخ مین ہوئی سرگرم — ہم بیان رات اور سروش سخن
کہا اُسنے خزانہ اشیاء — کہا مین نے خلاصہ مخزن
کہا اُسنے بہار علم و ہنر — کہا مین نے نگار حکمت و فن
کہا اُسنے بسیط عقل و خرد — کہا مین نے محیط در عدن
کہا اُسنے کہ کہئے کچہہ تاریخ — کہا مین نے کہ لکہیے مشفق من

کہا اُسنے کہ نسخہ رنگین آسمان و زمین کے قلابے	کہا مین نے کہ مفرادت حسن جب ملے تب ہوئی ہین عیسوی سن

قرابادین اعظم کا ترجمہ جو حکیم محمد حسن نے کیا ہے اسکی تاریخ جو جناب میر صاحب نے فرمائی ہی قابل سُننے کے ہی

وہ محمد حسن طبیب لبیب — اسکو اعجاز ابن مریم کہہ
ابن خادم حسین خلد مکان — اُسکو مخدوم طب و مادم کہہ
کلک معجز نگار کی آواز — اُسکو باد مسیح کا دم کہہ
ہند مین اُسنے طب ہوئی ارزان — اُسکو ارزانی معظم کہہ
ہے خط جام صحت اُسکا نگار — نسخہ ایک اک ہے ساغر جم کہہ
کلک اوج مسیح کی سُلّم — اُسکو تسلیم کر مسلّم کہہ
سر بلند اُسنے پایہ حکمت — حاذق فن حکیم محکم کہہ
ہے اشارات مین شفا اُسکے — بو علی سے اُسے نہ کچہ کم کہہ
ہے طبیبون مین تذکرہ اُسکا — اُسکو داؤد سے مکرم کہہ
طب مین اُسکا مکان علیین — علوی عصر اُسکو ہردم کہہ
رازدان ہے فنون رازی کا — اسنے کھولے نکات مبہم کہہ
میگسار خم فلاطون ہی — ساقی راح روح پیہم کہہ
نیک بختی سعادت ازلی — ذات مین اسکی ہین فراہم کہہ
اُسکی شہرت کا مایہ لاکھون مین — صیت سقراط یک دو درہم کہہ
طبع کی اعظمی قرابادین — اس قرابے کو غیرت یم کہہ
مادہ ہے بیان مسیحائی — تو مسیحا کا اُسکو ہمدم کہہ
سنکے بس اہل ورد کے مُنہ سے — کیا ہی بیت الشفاے اعظم کہہ
۱۸ ۹۴
اُسکے انفاس کو لکہہ آبحیات — اور مرے زمزمے کو زمزم کہہ

قلزم ماتم جو حکیم محمد حسن نے جناب سید الشہدا علیہ الصلوۃ والسلام کے حال مین لکھکر جناب خلیفہ سید محمد حسن خان صاحب بہادر وزیر ریاست پٹیالہ کے پیشکش کی تہی اسکی تاریخ فارسی مین جناب میر صاحب نے فرمائی ہے خاص اہل عجم کا کلام معلوم ہوتا ہے۔

علم برکش اے نالۂ سربلند	خرامان شو اے آہ مشکین پرند
بکش اے لب خشک چون نے نوا	پے کشتگان تف نے نوا
بنال اے زبان ہمچو غرندہ ابر	بزن اے غم دل چنان چون ہزبر
تو اے دیدۂ تر درین وقعات	بجوش آے چون رود بار فرات
تو اے سینۂ کفتہ غمخوارہ شو	چون مشکیزۂ آل صد پارہ شو
درین قف بسوز اے دل نا بکام	چنان چون بہ طیف آتش اندر خیام
دو دریائے قلزم دو چشم نم است	خروشان کنون قلزم ماتم است
فراروے قرطاس چون شندہ رود	رگ کلک غم دیدہ قلزم کشود
محمد حسن کرد این نامہ را	فرو بردہ در خون دل خامہ را
نفیر قلم در دل لالہ زار	چو غریدن ابر تر در بہار
تو گفتی درین باغ مرغ شہید	پر آغشتہ در خون شاہ شہید
کہ در عرصہ چندان کہ پر مے زند	بخونابہ پیرایہ در مے زند
قلم را تکاپو بر انگیختہ	بسا انجما طرح نو ریختہ
درین شیوہ مطلوب ہر طالب است	گر از پشتہا پشت گرم طب است
جہان بین فطرت چو افلاکیان	گوہر چین حکمت چو انطاکیان
مر او را کہ اجداد و آبا بدند	درین شہر خیر الاطبا بدند
ز اندام کو اسلام ظاہر نبود	جو جد کرمیش مجاہر نبود
بصد مطلب دادہ صد زیب زین	کہ مخدوم طب بود خادم حسین

سعادت ز نور جبینش پدید / که از مهر و مه مانده نجم سعید
طبیب است و هم درد ایمان بود / عزادار شاه شهیدان بود
بنیاکان او را در آمد وفات / درین روزگاران زبد و حیات
درون حسینیه ده یازده / کند زنده رسم عزا همه بهمه
عزای شه آسمان و زمین / بپا دارد از عشره تا اربعین
بنازم که این نسخه شد جیغه زان / بنام خلیفه محمد حسن
وجودش به پٹیاله در راج را / طرازنده در تخت و هم تاج را
بشوید ز دل داغ ناکامیش / زلال مباهات همنامیش

(حکایت)

براه سلیمان بروزے خوشے / در آمد سلیمان بیزم کشے
بدان فر همنامیٔ نام او / سلیمان عجب مانده در کام او
ز حیرت مکلل گوهر کرده باز / بداوشش که رو کار خود را بساز
سمیٔ محمد حسن را چه غم / سمو المکان گر بود این نیز هم
در اندوه فرزند شاه قمش / خروشان و جوشان بود قلزمش
هم از روے زاری درین روزگار / سنینش خروشیده قلزم نگار
چو در قلزم غم در آمد خروش / تو نیز و انیابه که باشی خموش

جناب مولوی منشی سید محمد سجاد حسین صاحب سحابی (اللہ انہیں جنت نصیب کرے) اڈیٹر اخبار طوطی ہند نے بھی قلزم ماتم کی تاریخ و تقریظ اعلی درجہ کی لکھی ہے ذرا اسکو بھی سنیے گا

لب تشنہ شد شہید جگر گوشۂ رسول / ہر جا کہ چشمہ ایست بعالم سراب باد

اللہ اللہ خون حسینی بھی کیا تاثیر رکھتا ہے بارہ سو برس ہونے آئے مگر وہ رنگ وہ جوش اور وہ حسرت جو میدان کربلا میں بعد شہادت جناب سید الشہدا تھی آجتک موجود ہے وہ قادر مطلق

جسنے مظلومون کی انتقام کو میدان محشر جیسا وسیع میدان اور قیامت جیسا عظیم الشان
اور طویل دن ایک ہزار سال کا مقرر کیا ہو اپنے پاک قرآن مین فرماتا ہی کہ شہدا کو مردہ مت
کہو بلکہ وہ زندہ ہین اسکا ثبوت یہی ہی کہ آے دن مرثیے۔ نوحے ماتمکدے سلام۔ کتابین تراجم
احادیث تصنیف و تالیف و شایع و ذائع ہوتی رہتی ہین اور مومنین حقیقت شناس کی آرزو ہی
کہ کسی طرح سیر نہین ہوتی اور کیونکر ہو جس بیان اور جس تذکرہ پر ہماری بخشش اور نجات منحصر ہی
انکا شوق قدرتی طور پر ہمکو اور سب چیزون سے زیادہ ہوگا اور اس قسم کی مصنفات و مولفات
تو ہم خرما و ہم ثواب ہین۔ نام کا نام رہے اور کام کا کام ہو جائے۔ نام یہہ کہ بعد فنا جب عناصر
اربعہ اپنے عنصر غالب یعنی خاک مین مل جائینگے یہی ایک سامان یادگار ہوگا۔ کام یہ کہ ان
اوراق کتاب قلزم ماتم کو دیکھا کر صف محشر مین اسکے مولف حبیب لبیب شفیق صدیق
طبیب لاثانی مرجع اکابر و ادانی حکیم محمد حسن صاحب متخلص بہ حاذق سایۂ علم لو تراب
کو تلاش کرینگے اور انشاء اللہ المستعان پائینگے۔ پائینگے اب ذکر مولف چل پڑا تو قلم کچھ حقیقت
حال رقم کرتا ہے۔ حکیم صاحب موصوف ایک خاندانی طبیب ہین جنسے راقم سطور اور اُسکے
بزرگون کو تین پشتون سے شناسائی و آگاہی کیا معنی درجہ اخوت حاصل ہی آپکے والد حکیم
خادم حسین صاحب مرحوم ایک نہایت کامل نبض شناس اور مستعد طبیب تھے جنکی ذہانت
و ذکاوت نے بد و شعور ہی مین پرانے پرانے غرایق ہم پیشہ کے چراغ مطب گل کر دئے تھے
لیکن افسوس کہ اجل خانہ خراب نے اس مومن پاک کو زیادہ مہلت اس جہان فانی مین رہنے کی
نہ دی اور عین شباب مین وہ پیوند خاک ہوگئے۔ اُنکے والد یعنی مولف کتاب ہذا کے دادا
میرٹھہ کے مشہور اور نامی گرامی حکیم اور ڈاکٹر کریم بخش صاحب تھے جو فیضان صحبت جناب
مفتی محمد قلی صاحب کنتوری سے کہ اُس زمانہ مین میرٹھہ کے صدر اعلی تھے ایک بڑے
پابند شرع اور زاہد و مومن تیمار ہوتے تھے انہین کی ذات محامد صفات سے میرٹھہ مین تعزیہ داری
اور مجالس عزا و جمعہ و جماعت کو فروغ ہوا اور اُس مومن پاک نے کوئی لمحہ بھی اپنی عمر کا بیکار

نہین گذرانا بلکہ ایک ایک پل لفرصتین مین ہر دوسن شعور سے دامان لحد تک صرف کیا یقین لی کامل ہے کہ اپنی حیات چند روزہ مین جو اعمال نیک انسے ظہور مین آتے تہے اسوقت اسکے لطف فردوس برین مین وہ حاصل کرتے ہونگے حکیم محمد حسن صاحب سلمہ مولف کتابنے اپنی کوشش اور ہمت سے تحصیل علمی سے فراغت حاصل کرکے مطب اور طب کا اپنا آبائی شغل اختیار کیا چنانچہ انکے متعدد مولفات اس امر پر گواہ ہین لیکن امور دین مین چونکہ ایک خاص قسم کی اس خاندانکو دلچسپی ہے اپنے اوقات فرصت کو رائیگان نہ دیا اور دنیا مین آخرت فراہم کرنے کی بنیاد ڈالدی مجزاک اللہ خیر الجزا خیراً اطلزم ماتم کی تالیف سے انہون نے ثابت کردیا کہ الولد سر لابیہ اور اپنی روشن دماغی اور لیاقت سے ایک ایسے المشہور بین الآفاق ادیب اور فاضل کے نام پر معنون کیا جسکے سکہائے لیاقت چار دانگ عالم مین چلتے ہین۔ وہ کون حاوی الفضائل و الفواضل حسان الہند زیب مسند صدارت وزیر الدولہ مدبر الملک **خلیفہ سید محمد حسن خانصاحب بہادر۔ سی۔ آئی۔ اے** وزیر اعظم و دستور مفخم ریاست پٹیالہ ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ مین امید کرتا ہون کہ جناب خلیفہ صاحب ممدوح اسکی قدردانی فرمائینگے اور نہ صرف اسکی اشاعت و ترویج مین ساعی ہونگے بلکہ مولف کے حوصلون کو دوبالا اور خواہشون کو پورا فرمائینگے اب مین خدا سے دعا کرتا ہون ؎

	ہرکس دلش بحسرت آل نبی سوخت		مرغ دلش باتش حسرت کباب باد	

اس کتاب کو فروغ ہوا ور ملک مین جتنے مومنین پاک طینت و خصلت ہین اسکی خریداری مین ہمت ظاہر کرین تاکہ آیندہ بہی مولف خوش اعتقاد کو حوصلہ اسی قسم کی تصانیف و تالیفات کا یوماً فیوماً زیادہ ہوتا رہے دل چاہتا تہا کہ خوب دل کہولکر تقریظ لکہون مگر کثرت اشتغال و شدت بال و ہجوم افکار گوناگون انبوہ تخیلات بوقلمون سے فرصت دم زدن نہین اسلئے ایک فارسی قطعہ تاریخ پر تقریظ کا خاتمہ ہے۔ وہو ہذا

قطعہ تاریخ

المنت للہ کہ تبائید حسینی ۔ ‏ بر رنگ فروغ آمدہ بستان شہادت

آفاق ہمہ تشنہ باران کرم بود ‏ بارید بیک مرتبہ نیسان شہادت

از گوئے قلم حاذق ہمتائے ارسطو ‏ بربود بحمد اللہ کہ چوگان شہادت

این قلزم ماتم کہ چکید از قلم او ‏ نوحے دگر آمد پے طوفان شہادت

ان غالیہ بیز است ہوائے قلم او ‏ مجموع شدہ زلف پریشان شہادت

اینک پے احباب چہ تصنیف گران قدر ‏ اینک پے حسّاد چہ برہان شہادت

خون دل ما چون نشود خاک رہ او ‏ خون دل سیّد شدہ قربان شہادت

چون غنیمت کبری است چہ گوئیم و چہ جوئیم ‏ این است مگر فدیۂ ارمان شہادت

آمادۂ مرگ اند ہمہ شیعۂ حیدر ‏ آلودہ بخون است چہ دامان شہادت

بر بوئے عطا جملہ عالم شدہ شیدا ‏ بر خوان شہادت ہمہ مہمان شہادت

یارب ز خزان گرد بورقش نہ رساناد ‏ سیراب بماناد گلستان شہادت

ہان سال طبع پرس ز ریحانی یکتا ۔

چھپا دوست برین لعل بدخشان شہادت

جناب نواب محمد اشارت علی خان صاحب صدق کو بھی تاریخ گوئی مین کمال ہے
نواب صاحب نے قلزم ماتم کی یہہ تاریخین لکھی ہین ۔

محمد حسن نے یہہ لکھکر کتاب ‏ جو کی اپنے ہمنام ذیشان کی نذر

رقم کیجئے اسکی تاریخ صدق ‏ یہہ ہے اک محمد حسن خان کی نذر

دیگر

رہے این کتاب سراپا الم ‏ نگہ از مضامین او خون چکان

قلم چون شکستہ باوصاف او ‏ بگو قلزم ماتم تشنگان ۱۳۰۹

دیگر

زہے این نسخۂ پر درد و پر غم
چو شد مطبوع در قرب محرم
بگو از روی بین الصدق تاریخ
بود این شمع بزم افروز ماتم ۱۳۱۵

دیگر

زہے این نسخۂ مآل اندیش
طبع را ز دست محویت الصدق
از پی یادگار اہل جہان
گو بود شمع تعزیت الصدق ۱۳۱۹

قرابادین اعظم کی تاریخ بھی نواب صاحب نے لاجواب فرمائی ہے

طبیب نوجوان نامش محمد باحسن حاذق
ز تالیفش نمودہ چند نسخہ در طبابت رو
برای انتفاع طالبان این فن اقصی
کنون اردو قرابادین اعظم کردہ تاریخ خوش
برای یادای صدق سخن افروز تاریخش
بگو واللہ قرابادین اعظم کردہ با اردو

نواب صاحب نے مفردات کی تاریخ بھی خوب ہی کہی ہے۔

حل نمودہ صاحب فہم و ذکا
مشکلات مخزن الادویہ را
گر نبی تاج محمد بر حسن
صورت نامش شود جلوہ نما
چون درین نسخہ ز معنی در سفت
صاد کردہ دانشش از چشم جلا
از لب بیمار صدق نکتہ سنج
گو ز ہے تشریح اشکال دوا ۱۳۱۵

گنیز حسین نواب شہادت علی خان صاحب صدق نے کوئی میلاد شریف بھی تو لکھا ہے کہ جسکا نام مہر نبوت ہے عباسی سبحان اللہ ایسا لکھا ہے کہ قلم توڑ دی ہیں تمہیں میلاد شریف سُننے کا شوق ہے تو ایک میلاد شریف ایسا سناتی ہوں کہ کبھی نہ سنا ہو یہ میر خورشید علی صاحب نفیس لکھنوی کا کلام نفیس ہے جنکی بلاغت اور فصاحت کا شہرہ قاف سے تا قاف ہے

نور محمدی کا جہان میں ظہور ہے
ساطع ہر اک مکان میں تجلی طور ہے
فصل بہار و گلشن عیش و سرور ہے
عالم میں انبساط و فرح کا وفور ہے
راحت ہے روح کو تو معطر دماغ ہے
ایسی شگفتگی ہے کہ دل باغ باغ ہے

بوئے نسیم خلد ہر اک انجمن میں ہے
سبزہ لہک رہا ہے طراوت چمن میں ہے

پھولا ہوا وہ غنچہ ہی جو پیرہن میں ہے
سب ہو گیا کے عطر کی خوشبو دہن میں ہے

محفل ہے یا کھلا ہوا تختہ گلاب کا
کیا فیض ہی جناب رسالت مآب کا

خلد بریں تمام جہان ہے پڑھو درود
ہر سمت نور حق کا عیان ہی پڑھو درود

پیدائش نبی کا بیان ہی پڑھو درود
مولود بادشاہ زمان ہی پڑھو درود

خوشبو ہے مشک و عود بسی ہی دماغ میں
صل علی کا شور ہی جنت کے باغ میں

آتا ہی وہ جو جود و ارم کا قسیم ہے
آتا ہے وہ جو قاسم خلد و جحیم ہے

آتا ہے وہ جو سر خدائے علیم ہے
آتا ہے وہ جو فخر مسیح و کلیم ہے

آتا ہے وہ جو صاحب امداد خلق ہی
آتا ہے وہ جو باعث ایجاد خلق ہی

آتا ہے وہ جہان میں جو ہی فخر مرسلین
محبوب حق سراج ہدا آفتاب دین

نور خدا ضیای فلک رونق زمین
سردار خلق خاتم کونین کا نگین

مسعود سب جہان ہی سعادت سی آپکی
اللہ ہی خوشی ہی ولادت سی آپکی

پیدا ہوا جو نور شہنشاہ خوش خصال
پیش خدای پاک رہا وہ ہزار سال

حمد و ثنای حق سے رہا اسکو اشتغال
رحمت سے دیکھتا تھا اُسے رب ذوالجلال

ارشاد تھا کریم تو معبود خلق سے
تو افتخار خلق ہے مقصود خلق ہے

وہ نور پاک حضرت محبوب کردگار
جسکی ضیا پہ نور مہ و مہر کا نثار

نور نبی سے حضرت باری نے ایکبار
بارہ حجاب خلق کیے واہ ری وقار

بھا اوج قدسیون کا ہی نہ انبیا کا ہی
جو مرتبہ جناب رسول خدا کا ہے

تب نور مصطفا کو ہوا حکم کردگار
داخل ہو تو حجاب میں قدرت کے ایکبار

بارہ ہزار سال وہ نور فلک وقار
تسبیح خوان رہا وہین با عز و افتخار

حیران ہو کیون نہ عقل محمد کے باب میں
برسون رہا وہ نور یونہین ہر حجاب میں

پہر نور مصطفی سے بصد شفقت وعطا
دریاے نور خلق کئے بیس با صفا

نام اُنکا ہی کتاب احادیث مین لکہا
قربان نور پاک شہنشاہ انبیا

پاکیزگی ہے یہ نہ ملک مین نہ حور مین
وہ نور غوطہ زن ہوا ہر بحر نور مین

بحر اخیر سے نکل آیا وہ نور جب
اُس نور کی طرف یہ ہوئی حق کی وحی تب

اے فخر انبیاے جہان اے حبیب ب
اوّل سبہون ہی تو ہے تو آخر ہین تجہ سی سب

تیرا شرف سوا ہی تو عالی جناب ہے
تو اہی رسول شافع یوم الحساب ہے

اُس نور سے ہوا جو یہ ارشاد کردگار
سجدہ مین جہکے جہک گیا وہ نور ایکبار

سجدہ سے سر اُٹھانے لگا جب وہ ذی وقار
قطرے جبین پاک سی ٹپکے کئی ہزار

خیر الانام باعث افضال رب ہوے
مخلوق انبیا اُنہین قطرون سی سب ہوے

لکہا ہے راویون نے کہ اُن انبیا کی نور
محو طواف نور محمد تہے باسرور

تسبیح خوان تہے حضرت معبود کی حضور
ناگہہ یہہ اُنپہ وحی خدا نے کیا ظہور

مین تم سبہون کا کون ہون کچہہ جانتے ہو تم
اسکا جواب دو مجہے پہچانتے ہو تم

جسوقت اُن سبہون سے یہ حق نے کیا خطاب
پہلے ہر اک سی نور نبی نے دیا جواب

تو رب ہے اور ہے قابل طاعت تری جناب
تو ہے کریم اور تری رحمت ہی بے حساب

مختار خلق مالک روز شمار ہے
واحد ہے لاشریک ہی پروردگار ہے

آئی ندای حق کہ حبیب خدا ہی تو
خیر البشر ہے تو شرف انبیا ہی تو

سرتاج سب جہان کا ہی تو پیشوا ہی تو
ہادی ہی تو رسول ہی تو رہنما ہے تو

مین نے تجہے دیا ہے نبوت کا مرتبہ
افضل سبہون سی ہے تری امت کا مرتبہ

پہر کی نظر جو حق نے سوی نور نامدار
اک جوہر اُسے خلق کیا واہ ری وقار

اُسکو کیا دو نیم زہے شان کردگار
ہیبت سی نصف حصہ کو دیکہا پہر ایکبار

مفتوح شان حق کا دہین باب ہو گیا
کیا قدرت خدا ہی کہ وہ آب ہو گیا

اُس نیمہ دگر پہ جو شفقت سے کی نظر
اُسسے بنایا عرش کو خالق نے سر بسر

جب وقت عرش کو بھی کیا ساکن آب پر
تب نور عرش سے کیا کرسی کو جلوہ گر

معبود کا پھر ایک پہ فضل و کرم ہوا
کرسی سے لوح لوح سے پیدا قلم ہوا

حکم خدا قلم کو ہوا تب بصد کرم
ہان اے قلم کر اب مری وحدانیت رقم

مدہوش ہو گیا یہہ سخن سنتے ہی قلم
دس سو برس مین جب ہوئی وارفتگی وہ کم

عالم مین اسکو نام کو جتنے علم کیا
جبدم قلم نے کلمہ طیب رقم کیا

کی عرض تب قلم نے کہ اے رب خاص عام
ہے تیرے اسم پاک سے ملحق یہ کسکا نام

فرمایا کبریا نے کہ پیغمبر انام
محبوب حق امین خدا عرش احتشام

گر انکو بھیجتے نہ سرائے سرور مین
کتم عدم سے کوئی نہ آتا ظہور مین

اوصاف مصطفی کے قلم نے سنی یہ جب
بالائے لوح سر کو جھکایا بصد ادب

بولا کہ السلام علیک اے حبیب رب
فرمایا آپ نے وعلیک السلام تب

کیا فیض ہے پیمبر والا مقام کا
واجب ہوا جواب ہر اک پر سلام کا

پھر نور مصطفی سے ہوئی خلقت جہان
اور آنکے وضو سے ہوئی خلق آسمان

ظاہر ہوا زمین کا کف آب سے نشان
پھر آفتاب و ماہ و کواکب ہوے عیان

پیدا زمین سے پھر ہوئی ظلمت بھی نور بھی
شب کا بھی سلسلہ ہوا دن کا ظہور بھی

وہ نور جلوہ گر ہوا پہلے فلک پہ جب
خلاق دہر نے کیا آدم کو خلق تب

وہ نور انکے صلب مین آیا بحکم رب
آدم کو سجدہ کرنے کا ہان اب کھلا سبب

توقیر قدسیون نے جو کی آنجناب کی
تعظیم تھی یہہ نور رسالت مآب کی

عبد اللہ جلیل کی جب صلب مین وہ نور
آیا تو رحمت صمدی نے کیا ظہور

قدسی تھے شادمان تو ملایک کو تھا سرور
سارے قریشیون مین مسرت کا تھا وفور

جلوہ جو انمین نور رسالت کا پاتے تھے
پیہم ملک انکے زیارت کو آتے تھے

جب آمنہ کو نور نبی سے شرف ملا
شادی کا شور عرش سے تا فرش تھا بپا
ہر دم حیات دیتا تہا خوش ہو کے یہ صدا
ظاہر جہان مین ہونگے بس اب ختم انبیا
اب عرش سے فزون طبق خاک ہو گیا
اب کفر و شرک و شک سے جہان پاک ہو گیا

دیکھو کنیز حسین کیا ساقی نامہ لکھا ہے کیا کوئی لکھیگا

ہان ساقیا زلال شراب طہور دے
پھر ساغر بلور مین صہبائے نور دے
بزم طرب مین مژدہ عیش و سرور دے
یعنی پیام وصلت غلمان و حور دے
طالب ہون پاک و طیب و طاہر شراب کا
پھر چشم دل کو نور دکھا آفتاب کا
ساقی شراب ناب کی ہی جستجو مجھے
جان آئے جس سے تن مین سنگھا وہ پھر بو مجھے
کرنا ہی آج آب بقا سے وضو مجھے
سیر بہار خلد کی ہی آرزو مجھے
یہ مست ہون کہ شیشہ کا منہ چومنے لگون
ایسی پلا شراب کہ مین جھومنے لگون
مستانہ بوستان جہان کی ہوا رہی
شاداب و بارہ ور چمن مدعا رہے
مے خانہ مین بہشت برین کی فضا رہی
روز ثواب ہے در توبہ کھلا رہے
دھو جائے آج فرد گنہ بادہ خوار کی
بدلی گھری ہے رحمت پروردگار کی
لبریز کر صراحی و مینا و خم تمام
ترک مے حلال سمجھتا ہون ہین حرام
آندھی نبی ہوئی ہے ہوا سے سبو و جام
طوفان مین شراب کی کشتی ہے مدام
ہر ایک رگ مین نشہ ہو صہبائے نور کا
پتلا بنا دے آج شراب طہور کا
ساقی زلال بادہ سرجوش چاہیے
دوری ہمین پاس خاطر مے نوش چاہیے
ہستی مین آدمی کو ذرا ہوش چاہیے
ہین سب گنہ ثواب خطا پوش چاہیے
عازم ہون سیر گلشن دار السلام کا
چھلکا دے جام ساقی کوثر کے نام کا
ہان مومنو خوشی ہو کہ عشرت کا دن ہی آج
شب ہے سرور کی تو مسرت کا دن ہی آج
الطاف و شادمانی و بہجت کا دن ہی آج
محبوب کبریا کی ولادت کا دن ہی آج

روشن تمام خلق ہے فیض حضور سے — گویا زمین عرش ہے افراط نور سے
سر سبز ہین چمن تر و تازہ ہین برگ و بار — شاخون پہ بلبلین بھی چہکتی ہین بار بار
غنچے لئے ہین مٹھیون مین زر پئے نثار — گلزار مشک بیز ہے عنبر فشان بہار
پہولے نہین سماتے ہین جو حق پرست ہین — ہر گل مین یہہ مہک ہے کہ طاؤس مست ہین
آراستہ ہے از سر نو گلشن جنان — رونق نئی فضا نئی اور نیا سمان
رضوان ہے شاد کام تو حورین ہین شادمان — لہرا رہے ہین کوثر و تسنیم ہر زمان
صدقے ہون یہہ خوشی ہے ارم کی بہار کو — گوہر لئے ہین خازن جنت نثار کو
چہرہ سے ہر ملک کے سرور آشکار ہے — ہر جا نزول رحمت پروردگار ہے
غیرت دہ ارم چمن روزگار ہے — صل علی کی عرش برین پر پکار ہے
تعظیم کو کھڑے ہوے غول انبیا کی ہین — مشتاق سب زیارت خیر الوری کی ہین
ناگاہ مثل عرش منور ہوئی زمین — ہنگام شب طلوع ہوا آفتاب دین
آیا نظر جمال رخ ختم مرسلین — ہان اب پڑہو درود محفل دیر کا نہین
محبوب ذو الجلال کی تکریم کو اوٹہو — پیدا رسول حق ہوے تعظیم کو اوٹہو
عرش علا پہ شہ کی ولادت کی دہوم ہے — ہے تہنیت کا شور بشارت کی دہوم ہے
ہر جا ظہور ختم رسالت کی دہوم ہے — چارون طرف کریم کی رحمت کی دہوم ہے
ہر لب پہ تذکرہ ہے رسول انام کا — غل شرق و غرب مین ہے درود و سلام کا
اسطرح راویون نے کتابون مین ہے لکہا — پیدا ہوے جو ختم رسل شاہ انبیا
توحید کبریا کی فصاحت سے کی ادا — پہر رو بہ باصفا کی گئی عرش تک ضیا
لامع جو نور احمد مختار ہو گیا — سارا جہان مطلع انوار ہو گیا

کنیز حسین جی انصاف سے کہنا کوئی مولود تمنے ایسا سنا ہے اب تو وقت تنگ ہو گیا ہے
کبھی فرصت مین یہ کل مولود شریف ہمکو سناؤنگی ابکے ۱۷ - ربیع الاول کو منشی ممتاز حسین صاحب

کہ امام باڑہ مین حکیم **محمد حسن** نے اس میلاد شریف کو پڑہا تہا مدتوں یادگار رہیگا ہزاروں آدمی جمع تہے ہر طرف سے سبحان اللہ صل علی کی آواز آتی تہی۔ ایک مولود حکیم محمد حسن نے بہی نظم و نثر مین لکہا ہی اسکا نام **نور محمدی** ہی دہلی مین چہپا ہے وہ بہی تمکو دکہاؤنگی مجکو جناب منشی **محمد احسان علیخان** صاحب نے دہلی سے لاکر دیا تہا جناب منشی صاحب مجہنا چیز پر کمال عنایت و مہربانی فرماتے ہین واقعی مروت خلاق مین یکتا اور بے مثل ہین انکے اخلاق مسعود اور اوصاف محمود کی کس زبان سے تعریف کرون ۵

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

حسن خلق مین مقبول خلایق ہین ایک ادنا سا وصف خلق انکا یہ ہی کہ جس شخص سے ایک دفعہ ملاقات کرتے ہین تمام عمر وہ انکی ملاقات کی اشتیاق مین رہتا ہے نہایت ذکی خوش بیان سحر گفتار ملک صورت فرشتہ سیرت آدمی ہین حکیم محمد حسن کے خالص دوست ہین حکیم محمد حسن کو بہی محبت جناب منشی صاحب سے ہے کہ اسکا بیان نہ تقریر مین آسکتا ہی نہ تحریر مین سما سکتا ہی اللہ تعالی انکو سلامت باکرامت رکہے **کنیز حسین** بہلا استانی جی جو میلاد شریف جناب منشی **محمد بلیغ الدین** صاحب زاہدی مختار عدالت نے تصنیف فرمایا ہے وہ بہی آپ نے سنا ہے **عباسی** سنا تہا میرے پاس موجود ہے سبحان اللہ انکے کلام کا کیا کہنا نسیم جانفزا اور شمیم دلکشا ہی ایک ایک شعر موتیوں مین تولنے کا ہی جناب پیر جی صاحب جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یکتاے عصر یگانہ دہر نہایت نازک خیال پر گو معاملہ بند اصناف سخن پر قادر علم عروض کے ماہر شاعر غرا سخندان بے ہمتا رئیس معظم والا حشم عالی ہمم عالی وقار عالی خاندان والا دودمان ہین انکی علو خاندانی شہرہ آفاق ہی اشرف اولاد حضرت مخدوم شاہ ولایت قدس اللہ سرہ سے ہین جنکا مزار برکت آثار میرٹھ مین کچہری کے پاس ہی انکے علم و فضل و حلم و عقل و کمال کی جو تعریف کی جاے حق ہی اخلاق اس وسعت سے ہین جسکا بیان نہین ہو سکتا مروت ایسی ہی کہ کاہیکو ہوتی ہی حکیم محمد حسن کے بڑے محسن ہین **میر عشق** لکہنوی مرحوم مغفور کا مشہور مرثیہ ہے۔

سرو ہی کا عالم ہے موج ہوا مین	ستارون کی آمد ہے کالی گھٹا مین
کہ دو شیر آتے ہین دشت وغا مین	خبر لاتے ہین پیک اہل جفا مین
پرانکو جماؤ کہ ہوش اوڑ رہے ہین	رہین سید ہی تلوارین مُنہ مُڑ رہے ہین

اسکے جواب مین ہمارے جناب پیر جی صاحب نے جو مرثیہ تصنیف فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیے

ہے ہیبت سے لرزہ تن اشقیا مین	دلیرون کی آمد ہے دشت وغا مین
ہے رنگ شہادت رخ پر ضیا مین	کھڑے جھومتے ہین یہ شوق قضا مین
نہیب علی چتونون سے عیان ہے	ہمائے ظفر سر پہ سایہ کنان ہے
وہ جرار آئے وہ کرار آئے	یہہ چلاتی پیک ستمگار آئے
وہ کرار اور غیر فرار آئے	ارے غافلو دیکھو ہمت یار آئے
ارے جنگ خندق کی کیا یاد آئی	وہ مدہوش کیا سب نے ہی منہ کی کہائی
قیامت ہے چھوٹا بڑے سے زیادہ	لکھون کیا یہ جنگ ادنکے ارادے
وہ ڈرتے ہین کب جنکو ہمت خدا دے	ہین بنت علی کے یہہ دو شاہزادے
یہہ آغوش بنت علی مین پلے ہین	رہ حق مین سر دینے کے ولولے ہین

عباسی جو ایک دن مطب سے فارغ ہو کر بیٹھی تو **باقری** نے اپنا سبق پڑہنا شروع کیا **جرب** کھجلی کو کہتے ہین چھوٹی چھوٹی پھنسیان ہوتی ہین اور ان مین خارش بہت ہوتی ہے کبہی پیپ بہی پڑ جاتی ہے اکثر ہاتھون اور ہاتھون کی انگلیون کے بیچ مین پیدا ہوتی ہین کبہی تمام بدن مین ہو جاتی ہین یہہ اُن امراض مین سے ہے کہ ایک سے دوسرے کو ہو جاتا ہے اس کا علاج یہہ ہے کہ ادویہ مصفی خون پلائین تنقیہ فصد و مسہل سے کرین مار انجبن دین **دبیلہ** ورم سے دنبل سے بڑا

وشم ہندی مین گدنا جیسا کہ یہان کے ہندؤونکی عورتین زینت کیواسطے اپنے جسم کو گدواتی ہین **شری**
ثبور ہین مایل بسرخی دفعۃً پیدا ہوتے ہین خارش اور کرب بہت ہوتا ہے اگر دموی ہین تو زیادہ سُرخ
ہوتے ہین اور گرم زیادہ ہوتے ہین اور جلدی ظاہر ہوتے ہین دن مین شدت کرتے ہین اگر بلغمی
ہین تو سفید ہوتے ہین شب مین شدت کرتے ہین اسکے بخارات حار ہین کہ ایکبارگی بدن مین تموج ان
کرتے ہین اور یہہ یا تو خون صفراوی سے پیدا ہوتے ہین یا بلغم شور سے دموی ہین فصد ہفت
اندام کہولین لعاب بہدانہ شیرہ عناب شیرہ صندل عرقیات مین نکالکر شربت نیلوفر داخل
کرکے پلائین پہٹکری گیرو باریک کرکے بدن پر ملین سبوس گندم تخم خربزہ باریک کرکے بدن پر
ملنا بہی فائدہ کرتا ہے روغن گل سرکہ کا ملنا مفید ہے نیم گرم پانی کا ڈالنا بہی بدن پر نافع ہے
سبوس گندم کشنیز خشک کو آگ پر جلاکر دہونی دینا مجربات سے ہے اگر فائدہ نہ ہو تو نضج مادہ منضج
بارد سے کرکے تنقیہ صفرا کا مسہل بارد سے کر اُس مین ہلیلہ جات داخل ہون کرین دوغ گاو کا پنیر
اور طلا کرنا بہی نافع ہے **شری بلغمی** مین گلقند اور سکنجبین کو ملاکر ہمراہ گلاب اور عرق مکو دین
آرد جو تخم کرفس سرکہ خالص بدن پر ملین تسکر اجواین کی دہونی دین بلغم کا تنقیہ کرین سکنجبین سادہ
دو تولہ عرق مکو عرق بادیان عرق شاہترہ پانچ پانچ تولہ مین حل کرکے خاکسی تین ماشہ چہڑک
کر پلائین مکو نخود دو دو ماشہ کشنیز خشک تین ماشہ جلاکر دہونی دین نانخواہ گیرو سرکہ مین
پیسکر ملنا بہی بہت نفع کرتا ہے اہل سات عدد گرم پانی کے ساتہہ کہانا از بس نافع ہے
شری سوداوی مین منضج سودا کا دیکر سودا کا مسہل دین **نملہ** بثور صفراوی ہین ایک
دوسرے سے نزدیک آپس مین ملی ہوی سوزش اور حرقت اور خارش اس مین بہت ہوتی
ہے اور تپ بہی اسکے ساتہہ ہوتی ہے علاج صفرا کا تنقیہ کرین بعد اسکے اگر حاجت ہو فصد لین
مامیثا صندل اقاقیا رسوت سبز مکو ہری کاسنی کے پانی کے ساتہہ طلا کرین طلا کرنا گل ارمنی
رسوت کافور مرغ کے انڈے کی سپیدی کا بہی مفید ہے **جمرہ** اسکو نار فارسی بہی کہتے ہین فارسی مین
اسی کا نام آتشک ہے جو مرض کہ عوام مین آتشک کے نام سے مشہور ہے وہ اور مرض ہے غرض کہ جمرہ

دانے ہین کہ بدن پر متفرق طور پر یا ایک جگہہ پر ظاہر ہوتے ہین اور سُرخی زیادہ ہوتی ہی درد قوی ہوتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس جگہہ چنگاری رکھی ہی اور اسکا مادہ پیپ نہین ہوتا بلکہ ویسی ہی اچھا ہوجاتا ہی پھر ٹھنڈ ہوکر پوست اتر جاتا ہی علاج اسکا مثل نملہ کے علاج کے ہے اس مرض کے طلا مین کافور ضروری ہی یہہ دوا حمرہ کے واسطے مخصوص ہی سرکہ کی تلچھٹ لیکر گرم زمین پر ڈالین جبکہ جوش کھانے لگے اوٹھا کر کافور اس مین ملا کر طلا کرین اگر گل ارمنی یا گل سرشوی بڑھائین بہتر ہے **چھلبوری** ایک آبلہ ہی کہ انگلی مین ہوتا ہی حمرہ کی قسم سے ہے بہت سوزش ہوتی ہی اسکی سمیت اور حدت تمام بدن مین سرایت کرتی ہے ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہی اسی سبب سی بعضون نے انگلی کاٹ ڈالنے کی تجویز کی ہے علاج اسکا مثل حمرہ کے علاج کے ہے **جاورسیہ** پھنسیان ہین باجرہ کی مانند سر اسکا سفید اور جڑ سرخ ہوتی ہے علاج اسکا بلغم اور صفرا کا تنقیہ کرنا ہے **نبات اللیل** پھنسیان مین چھوٹی رات کے وقت جاڑے کے دنون مین نکلتی ہین **جاورسیہ** پھنسیان ہین باجرہ کی مانند سر اسکا سفید اور جڑ سرخ ہوتی ہی علاج اسکا یہ ہی کہ بلغم اور صفرا کا تنقیہ کرین پوست انار گلاب اور قدرے سرکہ کے ساتھہ طلا کرین **نفاطات** پھنسیان ہین بڑی آبلہ کے مشابہ کہ اکثر جلنے سے جلد پر پڑ جاتی ہین **خراج** ورم ہے بڑا کہ پختہ ہوتا ہے **اوذیما** ورم ہے نرم سفید رنگ بے حرارت اور بے درد کے **فوجشلا** ورم ہی اعضاے غددی مین ہوتا ہی طاعون کی جنس سی نہین ہی **سقیروس** نام ورم سخت کا ہے **حکہ** ہے پھنسیون کے خارش کو کہتے ہین **خصیف** پھنسیان ہین چھوٹی سرخ خارش شدید ان مین ہوتی ہے اسکو شوکی بھی کہتے ہین **لبنی** پھنسیان ہین دودھ کے رنگت کی پیشانی اور ناک پر نکلتی ہین دودھ کا نقطہ سا معلوم ہوتا ہی جب اسکو دبائین تو ایک چیز مشابہ روغن منجمد کے نکلتی ہے **بطم** سیاہ پھنسی ہے پنڈلی پر پیدا ہوتی ہے اور زخم ڈال دیتی ہے **باد شنام** سُرخی ہے مائل بکدورت کہ منہہ ہاتھہ پاؤن پر ظاہر ہوتی ہے خصوصاً سردی کے وقت

عرق مدنی کو فارسی مین رشتہ اور ہمارے ملک مین نارو کہتے ہین یہہ ایسا مرض ہے کہ اول
تو عضو مین خارش شدید پیدا ہوتی ہے پہر اُس جگہہ بثور پیدا ہوجاتے ہین پہر سوراخ ہوجاتا ہے
اور اس مین سے ایک چیز بشکل رگ باریک کے سرخ رنگ مایل بسیاہی مثل کرم کے تہوڑی تہوڑی
باہر آتی ہے اور ہمیشہ دراز ہوتی ہے درازی اُسکی بحسب مقدار فضول منعقدہ رگ کے ہوتی ہے اگر فضول
بہت ہوں تو طویل ہوتا ہے یہانتک کے کہ دو ہاتھ تک نکلتا ہے اگر تہوڑے ہوں تو چہوٹا
ہوتا ہے کبہی قبل ظہور اس مرض کے شری پیدا ہوتا ہے پہر آبلے ظاہر ہوتے ہین سبب اسکا
فضول ردی ہین کہ عروق مین حاصل ہوتی ہین علاج اسکا یہہ ہے کہ فصد باسلیق اور صافن
جانب مخالف سے کرین بعد تنقیح کے تنقیہ سودا کا مسہل سودا سے کرین اور ماء الجبن دین
اگر سفرجل گوشت بانی ہین پیسکر محل رشتہ پر رکہین اگرچہ سوزش بہت ہوتی ہے لیکن ایکبارگی
دفع کرتا ہے جسوقت علامت خروج رشتہ کی معلوم ہوں کافور حل سیاہ طلا کرین کہ پہر نہین
نکلتا مادہ تحلیل ہوجاتا ہے صابون دو ٹانک آب پیاز روغن کنجد ہر ایک ایک ٹانک تینون
کو ظرف آہنی مین پکائین جبکہ سخت ہوجاوے جوڑ الکر کے رشتہ کے اوپر باندہین چند روز مین
دفع ہوجاتا ہے رال ایک دام صابون دو دام افیون خالص ڈیڑہ ماشہ باریک کرکے ڈیڑہ دام
تلون کے تیل مین ملاتین کہ مثل مرہم کے ہوجاوے پان پر ملکر صبح وشام باندہین **برص**
ایک مرض ہے مشہور کہ ظاہر جلد مین پیدا ہوتا ہے کبہی بعض اعضا مین ہوتا ہے کبہی تمام بدن مین
پہیل جاتا ہے کل بدن سفید ہوجاتا ہے اسکو برص منتشر کہتے ہین اس مرض کا علاج دشوار ہے
خاصکر جبکہ مزمن ہو یہہ مرض امراض متعاریہ دشوارہ مین سے ہے علاج اسکا یہہ ہے کہ بعد نضج بلغم کے
مسہل بلغم کا دین بعد تنقیہ کے تعدیل مزاج کے واسطے معاجین گرم جو مخصوص اس مرض کی ہین
دین اغذیہ مولد خون مثل گوشت دراج کے مصالح گرم کے ساتہہ تناول کرین دودہ مچہلی بقول بارد
طعام سرد میوہ اکثر اور کل اشیائے مولد بلغم سے پرہیز کرین برص اور چہیپ مین یہہ فرق ہے کہ برص چمکتا ہے
عمق بدن مین اثر کرتا ہے پہیلا ہوا ہوتا ہے چہیپ مدور ہوتی ہے دفعۃً ظاہر ہوتی ہے اور جاتی

رہتی ہی جو سوئین بدن مین چبھوئین خون نہین نکلتا چھیپ مین خون نکلتا ہی بجوق اسود سیاہ
چھیپ کو کہتے ہین اور کلف کو چھائین بولتے ہین جذام مرض ہے بہت برا اعضا کے مزاج اور ہیئت
کو بگاڑ دیتا ہی بدن مین ایسا تشنج اور تعقد پیدا کرتا ہے جس سی شکلین بدل جاتی ہین اور آخر مین
کبھی اعضا خشکی کے غلبہ سے پھٹ جاتے ہین سیاہ ہو کر گر پڑتے ہین زرد آب بدبو بدن سی ٹپکتا ہی
جیسا کہ مردہ کے بدن سی نکلا کرتا ہے جب مرض مستحکم ہو جاتا ہی اکثر اعضا گل کر گرنے لگتے ہین
اور اس مرض کا خاصہ ہی کہ اطراف مین سے شروع ہوتا ہے اور آخر اعضاے رئیسہ پر تمام ہوتا ہی
اس مرض کا سبب یہہ ہے کہ سوداے ناطبعی بدن مین پھیل جاتا ہے چونکہ یہہ مرض اکثر شیر کو عارض
ہوتا ہے اس وجہہ سے اسکو داء الاسد بھی کہتے ہین جذام کی ابتدا کی یہہ علامت ہے کہ منہہ اور
آنکھ کے رنگ مین سرخی سیاہی مائل ہو سانس مین تنگی آواز مین خشونت آنکھہ کی سپیدی مین
کدورت پیدا ہو چھینکین کثرت سے آئین ناک اور سینہ و سر کے عرق سے بدبو آوے آنکھ سے پانی
آنے لگے جسد خواب پریشان بحتہ الصوت بالون کا باریک ہونا اور جھڑنا ناخنون کا پھٹنا اور انکا
رنگ سیاہی مائل ہونا ہونٹون کا موٹا ہونا اعضا مین تمدد اور بثور صلبہ کا ظاہر ہونا یہ سب
جذام کا مقدمہ ہی یہ مرض بھی امراض متعدیہ و متوارثہ سے ہی اور عسر العلاج ہی اسکا علاج یہہ ہے
کہ بدن کا تنقیہ فصد اور مسہلات متعددہ سے کرین مسہلات کئی مرتبہ دین کہ بدن کا تنقیہ ہو تنقیہ
کے درمیان آرام دین خشکی کا ازالہ کرین غذا مین جو چیز نرم اور تر و سریع النفوذ ہو دین جو چیز
سودا کو بڑھائے اسکی ممانعت ہی اسکے علاج سے ملول نہ ہون کہ دیر مین علاج پذیر ہوتا ہے جذام
کے معنی لغت مین قطع کے ہین چونکہ یہ مرض اعضا یا النسل یا عمر کو قطع کرتا ہے اس نام سے موسوم ہوا
جب یہ مرض مستحکم ہو جاتا ہے صحت ممکن نہین یہ مرض بلاد بارد مین بکثرت ہوتا ہے اگر کوئی
عضو آگ سے جل جائے اور ابھی آبلہ نہ پڑا ہو یہ تدبیر کرین کہ اسجگہ سردی پہونچے اور حرارت کی مضرت
دفع ہو اسکا طریق یہ ہے کہ ایک کپڑا برف مین تر کر کے اس جگہہ پر رکھین اور گرم ہونے کے بعد دوسرا
رکھین سرد روغنون کا طلا کرین جالینوس نے لکھا ہے کہ لکھنے کی سیاہی پانی مین حل کرین

اور آگ سے جلے ہوے عضو پر طلا کرین گرم روغن اور گرم پانی اور گرم تیل اور بجلی کے جلنے
کا بہی یہی علاج ہی باقری (سبق پڑہتے مین) استانی جی بجلی کیا چیز ہے مجکو تو اس سے بہت ڈر
معلوم ہوتا ہے جسوقت چمکتی ہی مجکو تو اس سے ایسی دہشت معلوم ہوتی ہی کہ بیان نہین کر سکتی عباسی
دخان کہ زمین سے اوٹھکر ابر مین جا ملتا ہی وہان اس مین سردی آجاتی ہی اسکی کثافت سے نیچے کو
آتا ہے اور ابر کو پہاڑتا ہے حرکت قوی اور ضغطکا کے یعنی رگڑ کے زور سے گرم ہوکر مشتعل ہو جاتا ہی
جو آواز اوس سے نکلتی ہے اسکو رعد بولتے ہین یعنی گرج جو روشنی کہ لہراتی ہوئی اس سے نکل کر بجھ جاتی ہی
اسکو برق کہتے ہین وہ دخان مشتعل کے لطیف اجزا ہین دخان مشتعل مین سے کثیف وہ ہی کہ ہوا مین
سرد ہوکر زمین پر گرے اسکو صاعقہ کہتے ہین وہ دخان مذکور مین سے کثیف ہوتے ہین کہ ارضیت کی
سبب سے اپنی کرہ کی طرف الٹے گراتی ہین اسکا خاصہ ہے کہ جس چیز پر گذرتی ہے اپنی نلدیت سے
اسکو جلاتی ہی اور فنا کرتی ہے اگر دور گرتی ہی اور کچہہ اسکی لپٹ اور گرمی جسکو پہونچتی ہی تو بدن
جل جاتا ہے اور اسی کا علاج کیا جاتا ہے اور نہین تو جس چیز پر گرتی ہے اسیوقت جلا دیتی ہی
باقری یہہ تو فرمایئے کہ اگر بادل کے گرجنے کی آواز اسی ابر کے پہٹنے سے پیدا ہوتی ہی جس سے بجلی کی روشنی
پیدا ہوتی ہی پہر یہہ بجلی کی چمک اور بادل کی گرج ساتھ ہی ساتھ کیون نہین پیدا ہوتی عباسی
پیدا تو ساتھ ہی ہوتی ہی لیکن بُعد مسافت کی وجہہ سے اس آواز کو ہمارے کانون تک پہونچتے پہونچتے
کچہہ دیر بہی تو ہونا چاہیئے کچہہ دیکہنا تو ہی نہین کہ آنکہہ اوٹھائی اور دیکہہ لیا آواز تو آتے ہی آتے کانون
تک پہونچیگی باقری ابر کیا شے ہے عباسی جہیل تالاب دریا سمندر اور نمناک مقامات سے
بوجہ آفتاب کی گرمی کے پانی کی بہاپ اوٹہتی ہے زمین سے آسمان کی طرف جاتی ہے عالم بالا
کی سردی سے کسی قدر کثیف اور جم جاتی ہی پہر اسی طرح پانی ہوکر گرتی ہی جسطرح قرع انبیق سے
عرق ٹپکتا ہے کبہی خنکی کی وجہہ سے جم کر اولا ہو جاتی ہے باقری اُڑتے ہوئے بادل جو آسمان پر
دکہلائی پڑتے ہین یہ منجملہ بخارات ہین مگر مین نے تو یون سُنا ہے کہ بدلیان کوئی جاندار چیز ہین
جو سمندر کے کنارے پہاڑون پر روئی کی گالے کی طرح اوڑتے پہرتے ہین اور سمندر سے پانی پیکر برس

پڑتے ہین عباسی یہہ بالکل غلط ہے وہ روئی کے گالے کی طرح اوڑتی ہوئی چیز بخارات ہین
جو سمندر کے کنارے سے اوٹھے ہوے معلوم دیتے ہین سمندر کی ہوا پانی کی کثرت کی وجہہ سے
چونکہ خود ہی بہت سرد ہوتے ہین اسوجہ سے وہان کے بخارات کو بہی جلد کثیف کردیتی ہے جو
عوام الناس کو اسطرح نظر آتے ہین یہہ سنکر باقری بہر سبق پڑہنے لگی اب وہ نسخجات بیان کیے جاتے
ہین کہ جس سے سانپ کے کاٹیکو آرام ہو جاے سانپ کی بہت قسم ہین کالے سانپ مین بہ نسبت
دوسرے سانپون کے سمیت زیادہ ہوتی ہے ایسی تدبیر کرین کہ زہر تمام بدن مین نہ پہیلنے پاے
یہہ اسطرح ہے کہ جسوقت کاٹنے کی نوبت پہونچے اسیوقت اس عضو کو کاٹ ڈالین یا کاٹنے کی جگہہ سے
چار انگشت اوپر اس عضو کو بہت سخت باندہین اگر دو بند باندہین ایک اوپر ایک نیچے بہتر ہے
کاٹنے کی جگہہ ادویہ محذرہ رکہین تاکہ زہر جلد سے آگے نہ بڑہے یا اسجگہہ حجامت کرین یا جونک
لگائین تاکہ زہر اس راہ سے نکل آئے اور بدن کی طرف نہ جائے اور تریاق فاروق کہلائین
سانپکے مہرہ کا سانپ کے کاٹنے کی جگہہ باندہنا مفید ہے اسکو سانپ کے کاٹنے کی جگہہ رکہین
کہ چپک جائے جسوقت کہ جدا ہو جاے دودہ مین ڈالین تاکہ دودہ کو منجمد کرے ایسی ہی کئی دفعہ
کرین جسوقت تمام سم کو جذب کرلیتا ہے پہر نہین چپکتا جسوقت سم کو جذب کرتا ہے رنگ اسکا
متغیر ہوتا ہے جسوقت دودہ مین ڈالتے ہین اپنے حال پر آجاتا ہے اگر یہہ میسر نہ ہو تو ایک مرغی
لیکر اسکے مقعد کے گرد جو پر ہوتے ہین انکو دور کرکے سانپ کے کاٹے ہوے کی جگہہ چند نشتر لگائین
کہ خون مترشح ہو بس مقعد کو سانپ کے کاٹنے کی جگہہ چپکائین چپک جائیگا بعد جذب سم خودبخود
جدا ہو جائیگا اور مرغ مرجائیگا اور مار گزیدہ کو شفا ہو جائیگی ایسے ہی مینڈک کا باندہنا
کہ اسکے شکم کو دوپارہ کیا ہو مفید ہے اور دودہ کے درمیان میں اپیٹنا بہی مفید ہے پنیر مایہ
خرگوش اور دوسرے حیوانات کا کہ تازہ ہون سرکہ مین ملاکر کہانا مفید ہے تخم لیمو کاغذی سات
عدد پانی مین پیسکر پینا اور طلا کرنا نافع ہے حب السلاطین کا استعمال اس باب مین مجرب ہے
اسکے پوست سخت بیرونی اور پوست نازک کو کہ مغز سے متصل ہوتا ہے جدا کرین اور مغز کو جو

دو پارہ ہوتا ہے جدا کرین اور جو پردہ کہ درمیان دونون پارہ کے ہو دور کرین ہر قسم کو جداگانہ
پانی مین ملایہ کر کے ہر ایک آنکھہ مین کھینچین پانی بہت جاری ہوگا اور ہلاکت سے امن ہوگا
لیکن آنکھہ مین درد ہو جاویگا آنکھین بہت سرخ ہو جاوینگی بعد صحت کے پھیتہ کو گلاب مین
تر کر کے آنکھون پر باندہین برنج سرخ کو ملایم پکا کر رفادہ کے اوپر رکھکر سرد کر کے باندہنا بہی
حکم رکھتا ہے یہہ گولیان مارگزیدہ کے واسطے مجرب ہین مغز جمال گوٹہ فلفل سیاہ ہر ایک اٹھہ
ٹانک کافور بہیم سینی زعفران ہر ایک ایک ٹانک کوٹ کر لیمو کے عرق مین کہرل کر کے ایک سو
دس گولیان بنائین دو تین گولیان کہلائین اگر بیہوش ہو تو ایک گولی لیمو کے عرق مین گہسکر آنکھہ
مین لگائین ایک تختہ کاغذ سفید پانی مین حل کر کے پینا فایدہ تمام رکھتا ہے خراطین تازہ
دو ماشہ پانی مین پیسکر پلائین جدوار نصف مثقال گلاب مین حل کر کے پینا دافع زہر مار ہے
شب یمانی نو ماشہ باریک کر کے تین حصہ کرین ایک ایک حصہ پانی کے ساتھہ دو دو گہڑی
کے بعد پلائین خانہ عنکبوت گیارہ عدد لیکر انڈے اور بچہ سے صاف کر کے قدرے قند سیاہ مین
ملا کر ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ گولیان بنائین مرد جوان کو بعد ایک ایک گہڑی کے کہلائین طفل دوازدہ
سالہ کو سات گولیون تک بدفعات دین صحت ہو جاوے گی سہاگہ تیلیا بوزن یک چاول باریک
کر کے پانی مین ملا کر پلائین مغز سمندر پہل یا تخم کسوندی باریک کر کے دونون آنکھون مین لگائین
بیخ کسوندی ایک درم فلفل سیاہ نصف درم باریک کر کے پلائین فلفل سیاہ مغز جمال گوٹہ
ہر ایک سات ماشہ تین عدد لیمو کاغذی کے عرق مین مرچ کی برابر گولیان بنائین پانی مین
پیسکر آنکھہ مین کھینچین اور دو تین عدد کہلائین یہہ نسخہ سب زہری جانورون کے کاٹنے کو مفید
ہے شونیز تخم ہرا را اسپند زیرہ ہر ایک دو درم پہان سپید فراوند گرد ہر ایک ایک درم فلفل سفید
مر نصف نصف درم یہہ سات دوا ہین انکو کوٹ چہان کر شہد مین ملائین خوراک باقلائی
رومی کی برابر حب بلسان زوفائے خشک تخم شلغم دشتی فلفل سفید فلفل سیاہ دار فلفل وج
انیسون فطر اسالیون اساروان زیرہ بزر البنج ہر ایک چار درم سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک

چھہ درم پہ چودہ دوا ہین انکو کوٹ چھان کر شہد مین یا قلاے رومی کی برابر کہلائین
تین عدد آکہہ کے درخت کی کونپل گڑ مین ملا کر کہلائین اور اوپر سے روغن زرد پلائین چرچٹے
کی جڑ دو تولہ فلفل سیاہ اکیس عدد پانی مین گہسکر پلانا مجرب ہے پیاز آنگا کو آکہہ یا تہور کے
دودہ مین پیسکر زخم پر ضماد کرین اگر اسقدر بیہوش ہو کہ دوا حلق سے نہ اتر سکے تو یہ سرمہ آنکہون
مین لگائین نوناب چار عدد مرچ سیاہ آٹھ عدد جو پے کی خاک چھہ ماشہ برگ نیب ڈہائی عدد ہلیلہ
سیاہ ایک عدد سب کو جست کی کٹوری مین پیسکر سرمہ سا کرکے سلائی سے آنکہون مین لگائین انشاء اللہ
تعالی فورا ہوش آجائیگا ستیاناسی کے بیج مرچ سیاہ پانی مین پیسکر حلق مین ٹپکائین اور اسکا پہوک
زخم پر لگائین کریٹ تمباکو کی سانپ کے کاٹنے کی جگہہ ضماد کرین اور قدرے پلائین مجرب ہے
اگر کسی کو کالے سانپ نے کاٹا ہو تو فی الفور ایک رتی بہر نیلا تھوتھا باریک پیسکر
اسکے دماغ مین ناک کی راہ سے پہونک دین تو ایک ساعت مین بیہوشی دور ہو جائے گی
اور سانپ کے زہر کا اثر بالکل دور ہو جائیگا بارہ سنگہہ کے سینگ کی دہونی بکری کے سم کی دہونی
عاقرقرحا کی دہونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے رائی کو سانپ کے راستہ مین ڈالین فورا سانپ
بھاگ جاتا ہے جو نوشادر کے پانی مین رائی کو حل کرکے سانپ کے سوراخ مین ڈال دین تو سانپ
اپنا گہر چھوڑکر چلا جاتا ہے ہرتال کی دہونی سے بچھو بہاگ جاتا ہے مولی کا عرق یا مولی کے پتون
کا عرق یا مولی کے پتون کا عرق بچھو پر ڈال دین تو بچھو فورا مر جاتا ہے جو چرچٹے کی جڑ ہاتھہ مین
رکہکر بچھو کو اٹھالین تو بچھو ڈنگ نہین مارتا اگر بچھو نے کسی کو کاٹا ہو تو تھوڑا سا نوشادر کو چونہ
مین گہسکر سنگہائین جسوقت تندبو نوشادر کی اس شخص کے دماغ مین پہنچے تو فی الفور زہر بچھو کا
دور ہو جائیگا بچھو کے کاٹے ہوے کی یہ تدبیر ہے جہان ڈنگ لگا ہے اسجگہہ سے اوپر بند لگائین
زہر کو کھچا جاتا ہے کہنچین گرم پانی سے اس عضو کو دہوئین بندق ہندی منہ مین چبائین اور کہرل
مین رگڑکر اسجگہہ پر رکھین جمال گوٹہ گہسکر بچھو کے ڈنک پر لگائین نوشادر ہرتال دونون کو پیسکر
لیکر بچھو کے ڈنک پر لیپ کرین پلاس پاپڑہ کو آکہہ کے دودہ مین گہسکر بچھو کے ڈنک پر لگائین

زردی بیضہ مرغ مین ملاکر لیس تریاق اربعہ نصف مثقال گلاب اور عرق گاؤزبان شربت انار کے
ساتھہ دین قدرے موضع گزیدہ پر رکھین نارجیل دریائی کا ضماد دافع الم و درد ہے سونٹھ کو
بکری کے دودھ مین پیسکر بچھو کے ڈنک پر لگانا مفید ہے چھپکلی کو روغن تلخ مین جلاکر طلا کرین۔
چھپکلی کو شگاف کرکے موضع گزیدہ پر رکھنا بھی نافع ہے پر طاؤس چلم مین رکھکر بطریق تمباکو کے
کھینچین مرکی حب النار کوٹ تلخ پودینہ خشک تتلی خنگلی جند بیدستر عاقرقرحا سونٹھ مرچ سیاہ
کلونجی بھنگ مساوی لیکر کوٹ چھان کر سب دواؤن کے برابر شہد لیکر قوام کرین اور دواؤن کو
اس مین ملائین خوراک سات ماشہ ریوند چینی زراوند طویل بیخ کبر عاقرقرحا مساوی سفوف بنائین
خوراک سات ماشہ عقرب نر کے کاٹنے سے مادہ مین زیادہ خطرہ ہی بخلاف سانپ کے زنبور
اور شہد کی مکھی کے کاٹنے کا یہ علاج ہے اسیوقت تین کف کشنیز خشک کھلائین درد کو موقوف
کرتا ہے ایک کپڑا سرکہ مین بھگو کر برف مین سرد کرکے رکھین تازہ شاہترہ کا لیپ کرین زنبور
کے گھر کی مٹی سرکہ مین ملاکر طلا کرین نارجیل دریائی کا پینا اور طلا کرنا نافع ہی گل ارمنی کافور سرکہ
مین ملاکر ضماد کرین کائی کو سرکہ کے ساتھہ طلا کرین چیونٹی کا بھی یہی علاج ہی اگر کنکھجورہ
کسی مقام پر چمٹ جاے پیتہ کو پیسکر ضماد کرین میل آہنی کو گرم کرکے رکھین کھٹمل کے دور کرنے
کی یہ ترکیب ہی حنظل کا خیساندہ مکان مین چھڑکین سب مرجاینگے اور بھاگ جائین گے خربزہ
کا جوشاندہ بھی یہی عمل کرتا ہے اگر بکری کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع ہوجاینگے
اس تدبیر سے سب کو ایک جا کرکے دھونی سے جلائین جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہوا اُسپر
بھی سب کھٹمل جمع ہوجاتے ہین پسو اور مچھر کے بھگانے کی یہ تدبیر ہے کہ انگیٹھی مین چوب صنوبر کو
سلگائین کلونجی گندک گوگل گاے کے گوبر کی دھونی سے پسو اور مچھر بھاگ جاتے ہین حنظل کو پیسکر
سب گھر مین چھڑکین اسکی بو سے پسو اور مچھر بھاگ جاتے ہین خارپشت کی چربی کو ایک لکڑی پر
ملاکر کھڑا کردین تمام گھر کے پسو اس لکڑی پر چمٹ جائین گے اور مرجائین گے سداب کے پتون
کا پانی گوکھرو کے پتون کا پانی خرنوب کا پانی اگر گھر مین چھڑکین پسو بھاگ جاتے ہین صنوبر کی

آگ پر جلائین اسکے دہوئین سے مچہر دور ہوجاتے ہین اُشق کی دہوئین سے طور کے پتون کے
دہوئین سے سرو کے پتون کے دہوئین سے گوگل گندک شاخ گوزن اسپند اور بکری کی مینگنون
کے دہوئین سے پسو اور مچہر بہاگ جاتے ہین اگر سرو کے پتے بستر پر رکہین اسکی بو سے پسو بستر کے
گرد نہین آتے چنار کے پتون کے دہوئین سے **دیمک** بہاگ جاتی ہے جس گہر مین ہدہد ہوتا ہی
وہان دیمک نہین رہتی اگر ہدہد کو جلاکر اسکی راکہ جس گہر مین دیمک ہو چہڑکین دیمک دور ہوجاتی
ہے ہرتال اور کندش کی دہوئین سے مکہیان مرجاتی ہین اگر زرد ہرتال کو پیسکر پانی مین یا دودہ
مین ملائین اور ایک ظرف مین رکہہ دین تو تمام گہر کی مکہیان اسمین جا گرتی ہین جسکو باولا کتا کاٹتا
ہے وہ پانی کو دیکہکر تہراتا ہے پانی سے ڈرتا ہے پانی نہین پیتا پیاسا رہتا ہے آنکہین سرخ
ہوجاتی ہین لعاب اور کف نکلتا ہے ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے آواز بیٹہ جاتی ہے اور کتے اسکے
نزدیک نہین آتے دیکہتے ہی بہاگ جاتے ہین دیوانہ کتے کے کاٹنے کا یون امتحان کرتی ہین
کہ اخروٹ کے مغز کو ایک ساعت زخم پر رکہین پہر مرغ کے آگے ڈالین اگر مرغ اسکو نہ کہاے
یا کہاکر مرجاے تو دیوانہ کتے نے کاٹا ہے روٹی کا ٹکڑا اس زخم کی رطوبت مین بہرکر کتون کے
آگے ڈالین اگر کتا نہ کہاے یا کہاکر مرجاے تو اس بات کی علامت ہے کہ باولے کتے نے
کاٹا ہے ٹہنڈا پانی اسکے بدن پر ڈالین اگر اسکے بعد بدن گرم ہوجاے تو باولے کتے کے کاٹنے
کی علامت ہی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب دیوانہ کتا کاٹتا ہے تو ایک ہفتہ کے بعد حال مین تغیر آتا ہی
اور بعضون کا حال چہہ مہینہ کے بعد یا چالیس دن کے بعد بدلتا ہے بعض کہتے ہین کہ سات برس
کے بعد بہی اسکا اثر ظاہر ہوتا ہی **عباسی** (سبق پڑہاتے ہین) یہ بات صحیح ہے مین نے اپنے ابا
کے مطب مین دیکہا تہا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجکو صرف یہ تکلیف ہی کہ سرد ہوا بدن پر جب لگتی ہے
تو جان سی نکلتی ہی ابا نے یہ سنکر تامل کیا اور کچہہ ایک دیر کے بعد ارشاد فرمایا کہ کبہی تمکو کتے نے کاٹا
ہے اس شخص نے کہا کہ پانچ برس گذر ہی کہ باولے کتے نے کاٹا تہا یہ سنکر باقری پہر سبق پڑہنے لگی
جسکو باولے کتے نے کاٹا ہی اگر وہ کسی کو کاٹتا ہی اسکی بہی وہی حالت ہوتی ہی جو باولے کتے کے

کاٹنے سے ہوتا ہے جس شخص کو باولا کتا کاٹے اور اسجگہہ سے خود بخود پیپ یا خون نکلے عمدہ بات
ہے اور امید ہے کہ علاج پذیر ہو کہتے ہین کہ جب کتے کا کاٹا پانی سے ڈرتا ہے لاعلاج ہوتا ہے
یہہ سفوف کتے کے کاٹے ہوی کو بہت فائدہ کرتا ہے سرطان نہری جنطیانہ ہر ایک پانچ درم کندر
پودینہ ہر ایک تین درم گل مختوم دس درم کوٹ چہان کر دو درم دین باقری (سستی پڑہتی ہین)
اکستانی ہی جب وہ شخص پانی سے ڈرتا ہے تو اوسکو پانی کیسے دین عباسی ایک بڑی
نلکی لیوین اسکا ایک سرا پانی مین اور دوسرا سرا اسکا حلق مین رکہین اور پانی پہونچائین
اسطرح کہ پانی پر اسکی نظر نہ پڑے یہہ سنکر پہر باقری پڑہنے لگی ایک آب نادیدہ ایک درم
نوشادر دو درم باریک کرکے ڈیڑہ پاؤ پانی مین ڈالین اور تین حصہ کرین ایک حصہ تمام روز مین
پیوین ایسے ہی دو حصہ دو روز مین پیوین بہت نافع ہی بابات سرخ سلطانی بقدر ناخن کے
قند سیاہ مین لپیٹ کر گولیان بنائین سات روز نگلا دین سی کہ نبات ہی مشہور بقدر ایک تولہ
پانی مین پیسکر دین موجب نجات کا ہی ایسی ہی سادن سوکہی کو کہ ایک نبات ہی ایک تولہ لیکر
پانچ دانے مرچ سیاہ کے سات پینا مجرب ہی السی تخم کنٹائی خورد بقدر ایک تولہ پانی مین پیسکر
پینا مجربات سے ہی تریاق کبیر تریاق اربعہ سود مند ہی کچلہ کو تازے دودہ مین جوش دین
پوست اسکا چھیلکر بقدر دو سرخ ہر روز کہلانا مجرب ہی مشک ہر روز ایک ماشہ تک کہانا
نافع ہی آکہہ کا دودہ انجیر کا دودہ طلا کرین حنظل بقدر چار قیراط ہر روز چالیس روز تک کہلائین
شونیز دو درم ہر روز نیمگرم پانی کے ساتہہ کہلائین انگوزہ ہر روز نصف درم سرد پانی کے
ساتہہ کہلائین پوست درخت انگولہ ایک تولہ لیکر باریک کرکے پانی مین حل کرکے پلائین
اسہال اور قے کثرت سے ہونگے جملہ مادہ صاف ہو جائیگا بعد اسہال اور قے کے کہچڑی مع نمک
کی بہت سا گہی ڈال کر دین تین روز استعمال مین لائین جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے
کسی کتے کے کاٹے ہوے کو نہین دیکہا کہ اس دوا کو کہایا ہوا اور نفع نہ پایا ہو سرطان نہری سوختہ
دو جز کندر ایک جز ہر روز سات ماشہ صبحکو اور سات ماشہ شام کو سرد پانی کے سات تناول کرین

ایکروز رجب عباسی نے مطب سے فراغت پائی تو حیدری سے کہا کہ لوا حیدری کل جو حکیم
سیّد ظفر حسن صاحب قاضی کی پور ضلع مظفر نگر کے رہنے والے حکیم محمد حسن کی تصنیف
سے ایک رسالہ دیگئے تھے دیکھو وہ سامنے کے طاق مین رکھا ہوا ہے ذرا لا کر پڑھنا حیدری جلدی
سے اس رسالہ کو لا کر پڑھنے لگی **امور طبعیہ** اُن احکام کو کہتے ہین کہ جو طبیعت کی طرف منسوب
ہون اور وہ امور ایسے ہین کہ وجود بدن کا انپر موقوف ہے اور قوام بدن کا انھین سے ہے
اگر ان مین سے ایک کا بھی عدم فرض کرین بدن کا ہرگز وجود نہ ہو وہ امور سات ہین ارکان
امزجہ اخلاط اعضا ارواح قوی افعال وجہہ نسبت ان امور کی طبیعت کی طرف یہہ ہے
کہ بعض ان مین سے یعنی ارکان و امزجہ اخلاط اعضا ارواح ذی طبیعت کے مادے ہین اور
بعض امزجہ اور قوی صورت ذی طبیعت کی ہین ارواح صورت اولی ہے قوی صورت
ثانوی بعض یعنی افعال غایت ذی طبیعت کی ہین چونکہ درمیان قوت اور فعل کے تعلق
شدید ہے اطبا نے افعال کو امور طبعیہ سے لاحق کیا ورنہ حقیقت مین افعال تعریف
امور طبعیہ سے خارج ہین ارکان چار ہین آگ ہوا پانی مٹی آگ کا مزاج گرم خشک ہے
ہوا کا مزاج گرم تر ہے پانی کا مزاج سرد تر ہے مٹی کا مزاج سرد خشک ہے آگ کا گرم
ہونا تو ظاہر ہے اور خشک ہونے کی یہ دلیل نہ قبول کرنا اشکال کا ہے آگ سوا ے
شکل صنوبری کے اور کوئی شکل قبول نہین کرتی اسی سبب سے تنور آگ سے نہین بہرتا گوشے
اسکے خالی رہتے ہین دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر تر ہوتی تو لکڑی تر بہ نسبت خشک کے جلد جلتی اسلئے
کہ استحالہ عنصر کا طرف عنصر موافق فی الکیفیت کے باسانی ہوتا ہے چونکہ ایسا نہین ہے یعنی لکڑی
تر بہ نسبت خشک لکڑی کے جلد نہین جلتی پس آگ تر نہین ہے اگر کوئی کہے کہ تر لکڑی مین برودت
اسکے مانع سرعت استحالہ کے ہے نہ رطوبت جواب اسکا یہہ ہے سوکھی لکڑی مین خشکی بھی چاہتے
کہ مانع ہو پس دونو لکڑیان یعنی تر و خشک جلنے مین برابر ہوتین ہوا کے گرم ہونے کی یہہ دلیل ہے
اگر سرد ہوتی تو ثقالت اور کثافت اس مین پائی جاتی کیونکہ برودت ان دونو کی علت ہے

مگر گرمی اسکی بہ نسبت رطوبت کے شدید نہین ہے دوسری دلیل یہ ہے کہ پانی جب زیادہ گرم ہوتا ہے ہوا ہو جاتا ہے باوجود اسکے کہ دونو رطوبت مین شریک ہین اس سے معلوم ہوا کہ درمیان دونو کے مخالفت نہ تھی مگر حرارت مین پس جب حرارت نے پانی مین اثر کیا اور برودت اسکی دور ہوئی صورت نوعیہ پانی کی بدلکے صورت نوعیہ ہوا کی آگئی اگر کوئی کہے ہوا اگر گرم ہے تو سرد کیون معلوم ہوتی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ ہوا مرکب ہے اجزای باردہ مائی اور ارضی سے دوسری وجہ یہ ہے کہ ہوا اگرچہ گرم ہے لیکن بہ نسبت ہماری بدنون کے سرد ہے جیسا پانی نیم گرم بہ نسبت گرم ۔ باقی کہے سرد معلوم ہوتا ہے اسیواسطے جب ہوا چلتی ہے زیادہ سرد معلوم ہوتی ہے بسبب تبدل اجزاے ہوا کے یعنی جو اجزا ہوا کے بدن سے ملتے ہین بسبب ملنے کے تھوڑی دیر مین بدن کی گرمی سے گرم ہو جاتے ہین جب ہوا گرم ۔ ملی وہ اجزا گرم شدہ علحدہ ہوئے اسکی جگہہ اور اجزا ہوا کے بدن سے ملے نسبت ان اجزا کے سرد ہین تر ہونے کی دلیل آسانی سے قبول کرنا اشکال کا ہے پانی کے سرد ہونے کی دلیل کثافت اسکی جرم کی اور دریافت کرنا سردی کا حس لامسہ سے برودت اسکی نہایت شدید ہے کوئی عنصر اس سے زیادہ سرد نہین ہے تر ہونے کی دلیل قبول کرنا اشکال کا ہے زمین کی برودت کی دلیل اسکی کثافت ہے خشک ہونے کی دلیل شکل سے قبول کرنا اشکال کا ہے

مزاج مصدر ہے مانند ممازجت کے از روی مجانس کیفیت کو کہ جو ملنے سے حاصل ہوتی ہے مزاج کہتے ہین اس سبب سے کہ مزاج یعنی ملنا سبب حاصل ہونے کیفیت کا ہے اجزا ارکان کے جسوقت چھوٹے ہون اور ایک جز دوسرے سے مس کرے تو ایک دوسرے مین بالضد اثر کرتا ہے ایک دوسرے کی تیزی اور غلبہ کو توڑتا ہے کسر و انکسار سے جو کیفیت متشابہ الاجزا حاصل ہوتی ہے اسکو مزاج کہتے ہین یعنی وہ کیفیت حاصلہ مزاج ہے مزاج کی دو قسم ہین معتدل غیر معتدل معتدل کے دو معنی ہین ایک یہ کہ ممتزج مین چارون کیفیتین برابر ہون یعنی حرارت رطوبت کے برابر ہو رطوبت یبوست کے برابر ہو یعنی میل عناصر کا اپنے اپنے مکان کی طرف برابر ہو اسکو معتدل حقیقی کہتے ہین ایسے معتدل کا وجود خارج مین نہین پایا جاتا دوسرے معتدل کے یہ معنی ہین

ممتزج کے واسطے ایسا مزاج کہ اسکے واسطے بہترین مزاجون سے ہو حاصل ہی شیخ نے لکھا ہے
کہ معتدل عدل فی القسمت سے مشتق ہو نہ تعادل سے کہ جسکے معنے ہموزن اور برابر ہونے کے ہین
اس معنی سے غیر معتدل کے آٹھ قسم ہین یا تو وہ گرم زیادہ ہوگا اُس سے کہ جو چاہے یعنی جسقدر
گرمی اسکو لایق ہے اُس سے زیادہ ہوگی یا اس سے زیادہ سرد ہوگا یا اس سے زیادہ تر ہوگا
یا اس سے زیادہ خشک ہوگا یہ چارون کیفیتین مفرد ہین یا دو کیفیتون مین زیادہ ہوگا یعنی گرم
تر زیادہ ہوگا اُس سے کہ جو لایق اسکے ہے یا گرم و خشک زیادہ ہوگا یا سرد تر زیادہ ہوگا یا سرد
خشک زیادہ ہوگا یہ چار دون کیفیتین مرکب ہین اطبا نے مزاج کے تقسیم معتدل اور غیر معتدل اسی
معنے کر کی ہے تمام مزاجون مین معتدل انسان کا مزاج ہے انسانون مین ولایت کے اعتبار
سے معتدل مزاج خط استوا کے رہنے والون کا ہے بعد اسکے چوتھے اقلیم کے رہنے والون کا
باعتبار عمر کے جوانون کا مزاج معتدل ہے انسان کے عمر کے چار زمانے ہین اول زمانہ نمو کا ہے
یعنی بڑہنے کا اور یہ اول عمر سے بیس برس کے قریب تک رہتا ہے تیس برس تک تو نمو ظاہر ہے
اور بعد تیس برس کے جمال کمال قوت بڑہتی ہے پس یہہ باتین اس بات پر دلالت کرتی ہین
کہ ابہی قوت نامیہ ٹہری نہین دوسرا زمانہ وقوف کا ہے یعنی اس بات مین شک نہین کہ
زمانہ نمو کا بہی ہوتا ہے اور انحطاط کا بہی ان دونو حرکات متضادہ کے درمیان جو سکون ہوتا ہے
وہ زمانہ وقوف کا ہے اسکو شباب بہی کہتے ہین اسکا زمانہ آخر نمو سے پینتیس ۳۵ یا چالیس برس
تک رہتا ہے اس مین انسان نہ گہٹتا ہے نہ بڑہتا ہے لیکن جسم سیم ہونے کی طرف مائل ہوتا ہے
تیسرا زمانہ انحطاط کا ہے اگر اس مین نقصان محسوس نہ ہوا اور قوت باقی ہو اسکو کہولت کہتے ہین
یہ آخر سن شباب سے ساٹھ برس تک رہتا ہے اگر اس زمانہ مین نقصان محسوس ہون اور قوت
مین ضعف ظاہر ہو یعنی رطوبت غریزیہ فقط حرارت غریبہ سے ناقص ہو جاے اسکو شیخوخت کہتے ہین
اسکا زمانہ آخر سن کہولت سے آخر عمر تک رہتا ہے اور وجہ حصر کی یہ ہے کہ بدن یا تو بڑہیگا یا گہٹیگا
یا یہ دونون حالتین نہ ہونگی یعنی نہ بڑہیگا نہ گہٹیگا اول زمانہ نمو کا ہے دوسرا زمانہ اگر اسمین

نقصان خفی ہون تو زمانہ کہولت کا ہے اگر نقصان واضح ہون وہ زمانہ شیخوخت کا ہے اور
تغیر از زمانہ وقوف کا ہے سن نمو مین چار سبع ہوتے ہین ہر سبع سات برس کا ہوتا ہی ہر سبع مین
انسان کے حال مین تغیر ہوتا ہے جب پہلا سبع گذر جاتا ہے تو اعضا کسی قدر سخت ہو جاتی ہین
اور ان مین کسیقدر قوت آجاتی ہی اور دودہ کے دانت گر جاتے ہین اور اسکی جگہہ اور دانت قوی
نکل آتے ہین اسی کمال کی وجہہ سے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
ہے کہ جب لڑکے سات برس کے ہون انکو نماز تعلیم کرنی چاہیے اور اسی عمر مین علم کے سپرد کرنا
چاہئے چونکہ مکتب حضرت امام حسن اور جناب امام حسین علیہما الصلوۃ والسلام کا باجازت جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد گذرنے پانچ برس چار مہینے چار دن کے ہوا ہے تمام
اہل اسلام نے بسبب برکت کے اسکو اختیار کیا مراعات اسکی کثیر البرکت ہی سبب دانتون کی تبدیل کا یہ ہے
کہ دانتون کی احتیاج واسطے چبانے اور توڑنے کسی چیز کے ہوتی ہی اسیواسطے کہ کسی چیز کے
چبانے کی حاجت نہین ہی جنین کے دانت نہین نکلتے ایسے ہی اُس بچہ کے جو ابہی دودہ پیتا ہی
دانت نہین نکلتے دودہ کے دانت قوت مدبرہ کے قصد سے نہین نکلتے بلکہ اسوجہ سے نکلتے ہین
کہ مادہ غلیظ ہوتا ہے دودہ کی حرارت اسکی معاون ہوتی ہی پس دانت جلد نکل آتے ہین اسیواسطے
جو لڑکا دودہ پیتا ہے بہت جلد اسکے دانت نکل آتے ہین جو دانت قوت مدبرہ کے قصد سے
نہین نکلتے وہ مضبوط بہی نہین ہوتے جب کسی شے کے چبانے کی احتیاج ہوتی ہی وہ دانت
گر جاتے ہین اور اسکی جگہہ دانت صالح جمتے ہین وقت گذرنے دوسرے سبع کے اعضا
جیسے کہ سخت ہونے چاہئین سخت ہو جاتے ہین اسوقت اسپر احکام شرع کے واجب ہوتے ہین
وقت گذرنے تیسرے سبع کے انسان قوت مین کامل ہو جاتا ہی وقت گذرنے چوتہے سبع کے
بہ سبب اسکے کہ سختی انتہا کو پہنچ جاتی ہی مجاری کو اتساع اور تمدد ممکن نہین قوت نامیہ ٹہر جاتی ہی
قریب تیس کے جو سن نمو کہا کوئی زمانہ مقرر نہین کیا اسکی یہہ وجہہ ہی کہ بعض مین جلدی تغیر
ہو جاتا ہے اور بعض مین دیر مین مگر تیس کے حوالی مین ضرور ہو جاتا ہی اسیواسطے اسکے

قرب کا اعتبار کیا اگر سن نمو مین چار سبع پورے گذر گئے یعنی اٹھائیس برس مین نمو ہوا تو سن
وقوف کا زمانہ اٹھائیس برس سے پینتیس تک ہوتا ہے یہہ کثیر الوجود ہے اگر زمانہ نمو کا چار سبع
سے زیادہ ہوا یعنی فرض کرو کہ تینتیس برس ہوا تو وقوف کا زمانہ تینتیس سے چالیس برس تک
رہتا ہے یہہ کم ہوتا ہے اسوقت مین بعض افعال طبعیہ ساکن اور افعال نفسانیہ قوی ہوجاتی ہین
سن کہولت مین بہی تقریباً تین سبع ہوتے ہین جسوقت انسان سن کہولت سے تجاوز کرتا ہے
اسکی صحت کی حفاظت نہین ہوسکتی اسوقت مین قوت ضعیف ہوجاتی ہے جو تدبیر کیجاتی ہے
الٹی پڑتی ہے بعد ساٹھ برس کے موت آجاتی ہے جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین
نے فرمایا ہے کہ میری امت کی عمرین ساٹھ اور ستر کے درمیان ہین ہون گی سن شیخوخت کی
مدت بعض نے کہا ہے کہ ساٹھ برس ہے اسواسطے کہ سن کمال چالیس برس تک رہتا ہے تو نقصان
کا زمانہ اُس سے دوگنا ہونا چاہئے یعنی اسّی برس چالیس کمال کے اور اسّی شیخوخت کے کل ایکسو
بیس برس ہوئے اتنی عمرین بہی اکثر ہوتی ہین لیکن کوئی دلیل اسپر نہین کہ عمر ایک سو بیس برس
کی ہو بلکہ موت کے وجوب کے دلائل ہین اور یہ جو کہا کہ زمانہ فساد کا دوگنا کمال کے زمانہ سے ہوتا ہے
اسکی بہی کوئی دلیل نہین ابوریحان نے ماشاء اللہ سے حکایت کی ہے کہ ممکن ہے کہ انسان
نو سو ساٹھ برس تک جئے چنانچہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر شریف نو سو برس
کی تہی کتنی ہی عمر ہو آخر فنا ضرور ہے اللہ باقی کل فانی کل من علیہا فان ویبقی وجہہ ربک
ذو الجلال والاکرام۔ جناب مرزا اسد اللہ بیگ خان بہادر غالب نے کیا خوب شعر فرمایا ہے ؎

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت		پہر ایک روز مرنا ہے حضرت سلامت	

کیونکہ ترکیب آدمی کے بدن کی مضبوط اور پائیدار نہین ہے آدمی کا جسم مادہ اور صورت سے ترکیب
دیا گیا ہے اور مادہ ایک چیز ہے کہ جمع کیا گیا ہے چارون ارکان سے کہ وہ ایک دوسرے سے
ناموافق ہین پس جسم انسان کا بسبب ناموافقت چارون عنصر کے تباہ ہونے والا ہے شیخ
مصلح الدین سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

چار طبع مخالف و سرکش | چند روزے بوند با ہم خوش
گر یکے زین چہار شد غالب | جان شیرین برآید از قالب

جس کا مزاج دموی ہوتا ہے اس کا جسم فربہ اور عضلات تنے ہوئے ہوتے ہین رنگ سُرخ اور جلد ملایم اور پتلی دوران خون تیز نبض پُر اور سریع ہوتی ہے چہرہ پر شجاعت کا نور برستا ہے اور وہ شخص نہایت چست و چالاک غصہ ور ہوتا ہے طبیعت اسکی نہایت تیز ہوتی ہے بلغمی مزاج کا گوشت ڈہیلا اور جسم شحیم ہوتا ہے توند نکلی ہوئی جلد کی رنگت پہیکی لب موٹے چہرہ بہولا بہالا دوران خون سست نبض بطی اور کل حرکات جسمانی و روحانی سست ہوتے ہین صفراوی مزاج کی پہچان یہ ہے کہ اس مزاج کے آدمی کا گوشت تنا ہوا ہوتا ہے رنگت جسم کی سیاہی مائل ہوتی ہے نبض پُر سخت اور کسی قدر سریع ہوتی ہے ایسے لوگ بڑے حوصلہ کے اور نہایت جفاکش ہوتے ہین **اعضا** ان اجسام کا نام ہے جو اول آمیزش اخلاط سے پیدا ہوتے ہین اعضا کی دو قسم ہین مفرد و مرکب مفرد وہ ہے کہ جو اسم اور حد مین کل اپنے کو شریک ہو جیسے ہڈی کہ ذرا سی ہڈی کو بہی ہڈی کہتے ہین اور بڑی کو بہی اعضاے مفرد کو اعضاے متشابہ الاجزا بہی کہتے ہین مرکب وہ ہے کہ جو ایسا نہ ہو جیسے ہاتہہ اور پاؤن اور منہ منہ کے جز کو منہ اور ہاتہہ کے جز کو ہاتہہ نہین کہتے اعضاے مرکبہ کو اعضاے آلیہ بہی کہتے ہین۔

قوی کی تین قسم ہین طبعیہ وہ جگر مین ہے حیوانیہ قلب مین ہے نفسانیہ دماغ مین ہے۔

افعال ظاہر ہین انکا بیان کرنا کچھ ضرور نہین **ستہ ضروریہ** وہ چھہ امر ہین جنکے بدون بقا انسان کی ممکن نہین اول ہوا دوسرے ماکول و مشروب یعنی غذا تیسرے حرکت و سکون بدنی چوتہے حرکت و سکون نفسانی پانچوین خواب و بیداری چہٹے استفراغ و احتباس ظاہر ہوا کہ انسان ایک لحظہ زندہ نہین رہ سکتا پانی و غذا کے بغیر تو آدمی کچھ دن جی بہی سکتا ہے لیکن ہوا بغیر چند منٹ مین مرجاتا ہے پس زندگی کے کل ضروریات مین سے ہوا ایک نہایت ضروری چیز ہے اگرچہ ہوا کو نہ تو کوئی دیکہہ سکتا ہے نہ معلوم کر سکتا ہے الغرض

انسان ہمیشہ ایک ہوا کے بڑے کرہ مین رہتا ہے آدمی ہوا کی تہ مین اسطرح چلتے پہرتے ہین جسطرح مچھلی
پانی کی تہ مین عین عنایت الٰہی یہہ ہے کہ جس چیز کی انسان کو بہت خواہش ہے وہ بکثرت ہے
ہوا کہ بدون اسکے زندگی دم بہر محال ہے بقدر افراط سے ہے کہ بے تلاش ہر وقت موجود ہے پانی
کی بہ نسبت ہوا کی احتیاج کم اسکے موجود ہونے مین تہوڑی تلاش ہوتی ہے اور غذا کی بہ نسبت آب ہوا
کے احتیاج کم ہے اسکے واسطے تلاش و تردد کرنا پڑتا ہے اور نہایت دردسری کرنی پڑتی ہے
ملکون کی زمین اسکی تلاش مین ناپتے پہرتے ہین ہر قسم کی مصیبت اسکی وجہ سے جہیلتے ہین
زمین کا گز بنجاتے ہین غذا جب معدہ مین جاتی ہے اور صورت اپنی بدلتی ہے تب جسم پر اثر کرتی ہے
مگر ہوا کا اثر تو ہر سانس کے ساتہہ لگا ہوا ہے یعنی ہوا ہر وقت بدن مین آتی جاتی رہتی ہے
اگر ہر وقت نہ آتی جاتی رہے تو روح کہ جسپر حیات کا دار و مدار ہے چونکہ وہ بہت گرم و لطیف ہے
اس سے بہڑکنے اور جل جانے کا خوف ہے گرم اور لطیف ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سریع النفوذ ہے
یعنی بدن مین جلد نفوذ کرتی ہے پس ہوا ہر وقت بدن مین روح کی اصلاح کے واسطے آتی جاتی
رہتی ہے اور یہہ بہی بات سمجہنی چاہیے کہ ایک دفعہ مین جو ہوا بدن مین داخل ہوتی ہے اس سے
اصلاح نہین ہو سکتی یعنی وہ بسبب بہت دیر ٹہہرنے کے اور نیز بسبب مصاحبت روح کے
گرم ہو جاتی ہے پس جو فائدہ اس سے مطلوب تہا وہ حاصل نہین ہوتا اسی وجہ سے وہ خارج
ہوتی ہے اور اسکی جگہہ اور دوسری ہوا داخل ہوتی ہے اگرچہ داخل ہوتی رہے اور خارج نہ ہو تو
وہان سما نہین سکتی اور نیز خارج ہونے سے یہ بہی فائدہ ہے کہ ہوا کے ساتہہ روح کے فضلات
بہی خارج ہوتے ہین کہ وہ بخار دخانی ہین انکا خارج ہونا بہی ضروری ہے اگر یہ خارج نہ ہو تو
روح گرم ہو جائیگی بلکہ جل جائیگی دلیل ہوا کے گرم ہونے کی یہ ہے کہ اگر ہوا سرد ہوتی تو ثقالت
اور کثافت اس مین پائی جاتی ہوا بہ نسبت روح کے مزاج کی سرد ہے اصلاح کرنے والی شے
بہت سرد بہی ہونی چاہیے کہ بسبب سردی کے روح کے گہٹنیکا خوف ہے بلکہ اصلاح کرنے
والی لطافت اور خفت مین اس جوہر کے مناسب ہے پس یہ صفات بجز ہوا کے اور کسی مین نہین

پائی جاتی پس فائدہ ہوا کے داخل ہونے کا تعدیل ہی اور خارج ہونے کا فضلات کا خارج ہونا ہی
اور دوسری ہوا کو جگہہ دینا ہے بلکہ ہوا اسطرح داخل ہوتی ہے اول پھیپھڑہ مین سانس کے
سات داخل ہوتی ہی پھیپھڑہ اسکی اصلاح کرتا ہے اسکو خالص کرکے عروق خشنہ کیطرف
دفع کرتا ہی وہان سے شریان وریدی کی طرف دفع ہوتی ہی وہان سے قلب کی طرف جاتی
ہے اول ہی ہوا کو دل اسوجہہ سے جذب نہین کرتا کہ دل بہ نسبت پھیپھڑہ کے بہت جلد حرکت
کرتا ہے یعنے پانچ دفعہ کہلتا ہی اور پانچ دفعہ سکڑتا ہے انسان کو کبہی سانس روکنے کی
حاجت ہوتی ہی یعنی جسوقت بدبو سونگہنے کا اتفاق ہوتا ہے تو انسان سانس روکتا ہی
نیز دہوین اور غبار مین اور نیز وقت ولادت کے سانس روکنے کا اتفاق ہوتا ہی
اگر قلب بذاتہ جاذب ہو تو اتنی دیر مین بوجہ حبس کے اسکا حال متغیر ہو جاتا پس قلب کی جو
کیفیت ہے تو یہ بات ضرور ہوئی کہ کوئی ایسی جگہہ اسکے قریب ہونی چاہئے کہ جہان کسی قدر ہوا
جمع رہے اور وہان سے قلب کو پہونچے اور نیز یہ بات ہی کہ اگر اول ہی قلب کو ہوا پہونچے
تو بسبب دفعتہ ہوا کے پہونچنے کے قلب کو ایذا ہوتی کیونکہ ہوا کثیف اور مکدر ہوتی ہی جبکہ اول
پھیپھڑہ جذب کرتا ہی تو اسکی اصلاح کرتا ہے وہان سی تہوڑی تہوڑی قلب کی طرف جاتی ہی
پھیپھڑہ دل کا پنکہا ہی کہ باہر سے سانس کے راستہ ہوای سرد دل کو پہونچتی ہی اور اندر سے گرم
ہوا کے سات باہر نکلتی ہے ہوا باوجودیکہ روح کی تعدیل کرتی ہے روح کی غذا بہی ہوتی ہی
یعنی جسوقت روح تحلیل ہو جاتی ہے ہوا اسکا بدل ہو جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ زندگی کے واسطے
ہوا ایک نہایت ضروری چیز ہے پس تندرستی کے واسطے پاک صاف ہوا کا ہونا ایک امر
ضروری ہی جیسا نفع ہوا کا اسرع ہے فساد بہی اسکا بہت جلد اثر کرتا ہی چنانچہ اکثر دیکہنے
مین آیا ہے کہ جس کہیتی مین غلہ بہرتے ہین جب اس مین دہستے ہین تو فورًا مر جاتے ہین ہوا
جب تک صاف ہی یعنی مکدرات سے خالی ہی یعنی جو شے ہوا کو فاسد کرتی ہی اور اسکو مکدر
کرتی ہی اس مین مخلوط نہ ہو اور معتدل ہو یعنی بہت گرم نہ ہو نہ بہت سرد ایسی ملیں الا صحت بہ

زایل ہوگئی ہو تو اسکو پیدا کرتی ہے اگر صحت ہو تو اسکی حفاظت کرتی ہے اگر ہوا متغیر ہو یعنی اعتدال
سے خارج ہوا اور جو شے ہوا کو فاسد کرتی ہے ہوا مین ملجاے تو حکم اسکا متغیر ہوتا ہے یعنی اگر مرض
ہے تو اسکی حفاظت کرتی ہو اگر مرض نہین ہے تو اسکو پیدا کرتی ہو کیونکہ جب ہوا باہر سے جلد پر
لگتی ہو اور وہ بذریعہ نفس کے پھیپڑہ مین جاتی ہو تو خون مین تغیرات پیدا ہوتی ہین جنکا اثر
سارے جسم پر طاری ہوتا ہے کیونکہ ایسی ہوا مین مختلف زہرون کے اثر کی آمیزش ہوتی ہو
غرضکہ جب اس قسم کے زہریلی ہوا سونگہنے مین آتی ہو تو اس ہو انواع اقسام کی مہلک بیماریان
پیدا ہوتی ہین ہوا مین تین طرح تغیر ہوتا ہے ایک طبعی دوسرا غیر طبعی غیر طبعی کی دو قسم ہین
یا تو طبیعت کے مضاد ہوتا ہو یا مضاد نہین ہوتا تغیرات طبعی مراد تغیرات فصلی ہو جے
اور وہ تغیرات ہین کہ ہوا مین بسبب انتقال ایک فصل کے طرف دوسری فصل کے حاصل ہوتے
ہین اسواسطے کہ ہر فصل مین ایک کیفیت غالب ہوتی ہو فصل کے معنے جدا کرنے کے ہین چونکہ ایک
زمانہ دوسرے زمانہ سے جدا ہوتا ہے اسواسطے اسکو فصل کہتے ہین ہر فصل مین وہ امراض کہ جو اس فصل
کے مناسب ہوتی ہین پیدا ہوتے ہین اور جو اس فصل کے مضاد ہوتے ہین وہ زائل ہوتے ہین
جاڑے مین اسوجہ سے کہ جاڑا بہی سرد ہے اور بلغم بہی سرد ہے بلغم زیادہ ہوتا ہے فالج لقوہ درد
مفاصل کی کثرت ہوتی ہو اور گرمی مین یہ زائل ہوجاتے ہین جاڑا بسبب اسکے کہ برودت جوہر حرارت
عزیزی کو محصور کرتی ہو اور محصور ہونے سے اس مین قوت آجاتی ہو اور کثرت سے تحلیل نہین ہوتی
سب فصلون ہو ہضم کیواسطے اجود الفصول ہو جاڑہ کا شروع کاتک سے ہے گرمی پہاگن سے
شروع ہوتی ہو رات سے صبح تک سردی دوپہر کو گرمی ہوتی ہو اس مہینہ مین سردی اور گرمی
سے احتراز کرنا چاہئے برسات کا شروع اساڑہ سے ہے جب پانی برستا ہے ہوا سرد
اور جب نہین برستا گرم ہوجاتی ہے تغیرات غیر طبعی کہ جو طبیعت کے مضاد نہون وہ یا تو
اسباب سماوی سے ہوتے ہین یا اسباب ارضی سے اسباب سماوی یہ ہین آفتاب
کے ہمسات کواکب کثیر الشعاع جمع ہوجائین یہ ہوا مین بسبب زیادتی ضو اور نور کے گرمی

پیدا کرتی ہین ضوکل گرم ہین جسوقت کواکب کی ضو آفتاب کی ضو کے ساتھہ جمع ہوجاتی ہے
تو ضو اور نور کی زیادتی ہوجاتی ہے زیادتی ضو کی ہوا مین گرمی پیدا کرتی ہی اگر جاڑون مین
بہی جمع ہوجاتی ہے تو بہی ہوا مین گرمی آجاتی ہی خلاصہ یہ ہے کہ ایسے وقت مین گرمی آجاتی
ہے جیسا کہ سورج گہن کے وقت بنسبت کمی ضو کے ہوا مین دفعتہ سردی آجاتی ہی اگر
گرمیون مین بہی ہو تو بہی ہوا مین سردی آجاتی ہی اسباب ارضی قریب ہونا پہاڑ کا ہے
یعنی جبکہ پہاڑ شہر کے جنوب مین ہوگا تو ہوا شہر کی زیادہ سرد ہوجاتی ہی اور جبکہ شمال مین
ہوتا ہی تو بسبب اسکے کہ آفتاب اسکے مقابل ہوتا ہے ہوا شہر کی زیادہ گرم ہوجاتی ہے
یعنی شعاع انعکاسی اسکی شہر کی گرمی کو زیادہ کرتی ہی بخلاف اس پہاڑ کے کہ جنوب مین
ہو کہ وہ آفتاب کے مقابل نہین ہوتا نیز دریا کا قریب ہونا اسباب ارضی سے ہی یعنی جس شہر کے
قریب دریا ہوگا وہان کی ہوا مرطوب ہوتی ہی یعنی شہر دریا کے بیچ مین واقع ہو یا دریا کے کنارے
پر اسواسطے دریا سے شہر کثیر البارش ہوتے ہین اور نیز بلند پست ہونا شہر کا یہی اسباب ارضی
سے ہے وہ تغیرات کہ جو طبیعت کے مضاد ہون مثل وبا کے ہین کہ اس سے جوہر روح مین فساد
آجاتا ہے یعنی غیر صالح ہوجاتی ہے پس ہوا جوہر روح کی اصلاح کرتی ہی اخجروں کو دفع کرتی
ہے ابدان کی تعدیل کرتی ہی جسوقت وہ متعفن ہوجاتی ہی جوہر روح کی اصلاح سے خارج
ہوجاتی ہے وبا اسباب سماوی اور اسباب ارضی دونون سے ہوتی ہی غذا آبہی زندگی
کے واسطے ضروری چیز ہے غذا اسکو کہتے ہین کہ جو جزو بدن ہو اسواسطے کہ جو چیز بدن سے تحلیل
ہوجاتی ہی اسکا بدل ہونا ضروری ہی یعنی بدن بسبب حرارت غریزی اور غریبی اور سائر
محللات کے تحلیل ہوتا ہے اگر بدل نہ ہوتا تو بدن تہوڑی مدت مین فانی ہوجاتا پس غذا
کا ہونا ضروری ہی غذائے لطیف وہ ہی کہ جس سی خون رقیق پیدا ہو کثیف وہ غذا ہی کہ جس سے
خون غلیظ پیدا ہو کثیر الغذا وہ غذا ہے کہ جس سی خون زیادہ بنتا ہو قلیل الغذا وہ غذا ہے
جس سی خون کم بنے حسن الکیموس وہ غذا ہے کہ جس سے خون صالح پیدا ہو ردی الکیموس وہ غذا ہے

کہ جس سے خون صالح پیدا نہ ہو پانی بھی جزو اعظم زندگی کا ہی کل شئی حیی من الماء پانی
کی ضرورت سب کو ہے بغیر پانی نہ جانور جی سکتا ہے نہ نباتات ہری رہ سکتی ہین پانی اکیلا
غذا نہین ہوتا یعنی غذا مرکب ہوتی ہی اسواسطے کہ متغذی جسم مرکب ہوتا ہے غذا اسکے مشابہ
یعنی مرکب ہونی چاہئے تاکہ قایم مقام اسکے ہو کہ جو تحلیل ہو گیا ہی پانی بسیط ہی کہ مزہ اور بو
وغیرہ کہ جسم مرکب کی خاصیتون سے ہے اس مین نہین ہوتی جبکہ بسیط ہے تو غذا نہین ہو سکتا
دلیل اسکی یہ ہے کہ پانی پینے سے شبعہ نہین ہوتا اور نہ اس سے بھوک جاتی ہی غذا کی شان سے
یہہ ہے کہ منعقد ہوتی ہی اور بھوک کو موقوف کرتی ہی صاحب کامل نے کہا ہے کہ پانی غذا
ہوتا ہے شاید انہنے یہ گمان کیا ہے کہ جو پانی ہمارے پاس ہی بسیط نہین ہی اگر پانی
خراب ہے تو تندرستی مین خلل کرے گا صاف پانی کی ویسی ہی ضرورت ہی جیسے صاف
ہوا کی سونا بھی زندگی کے واسطے ضروری ہے اگر انسان ہمیشہ جاگے تو روح ہمیشہ جاگنے
سے تحلیل ہو جاتی ہے اور تحلیل ہو جانے مین اسکا فنا ہونا لازم آتا ہے پس سونا ضروری ہوا
تاکہ بقدر اجزا روح سے کہ بسبب حرارت اور جاگنے کی حرکت کے تحلیل ہوتے ہین عوض اسکے
نیند مین پیدا ہوں نیز جاگنے سے نفس حس و حرکت مین مشغول ہوتا ہے ہمیشہ حرکت کرنا مانع
تکمیل ہضم ہی پس قیام صحت کے واسطے نیند بھر سونا اشد ضروریات سے ہے جاگنے کے احتیاج
ظاہر ہے کہ انتظام حس و حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور معیشت کا بیداری پر موقوف
ہے حاجت جاگنے کی بالذات ہی اور حاجت سونے کی بالعرض ہی تاکہ وہ ملال کہ جاگنے مین
ہوا ہے اسکا تدارک ہو جاوے کثرت بیداری کی نشان حرارت و یبوست مزاج کا ہی کثرت
خواب کی نشان برودت اور رطوبت کا ہے اعتدال درمیان ان دونو کے نشان معتدل ہونیکا
ہے **استفراغ اور احتباس** بھی زندگی کے واسطے ضروری ہی حاجت احتباس کی اسوجہ سے
ہے کہ کھانا غذا کا ضروری ہے تاکہ بدل ما یتحلل ہو جاوے غذا دفعتہً بدل ما یتحلل نہین ہوتی
بلکہ ہضم نیز کے بعد ہوتی ہی اسوجہ سے احتباس کی حاجت ہے اور چونکہ کل غذا مستحیل بعضو

نہین ہوتی بلکہ فضلہ باقی رہتا ہے اسواسطے استفراغ یعنی اسکا خارج ہونا ضروری ہوا تاکہ وہ فضلہ براہ براز وغیرہ دفع ہو معتدل استفراغ و احتباس نافع حفظ صحت ہے معتدل احتباس وہ ہے کہ غذا جتنی دیر ٹھہرنی چاہیے ٹھہرے معتدل استفراغ وہ ہے کہ جتنی غذا دفع ہونی چاہیے دفع ہو زیادتی استفراغ کی بدن کو خشک کرتی ہے زیادتی احتباس سے سدہ پڑجاتا ہے عفونت آجاتی ہے بھوک ساقط ہوتی ہے بدن مین ثقالت ہوجاتی ہے قے بھی استفراغ مین داخل ہے یعنی یہہ بھی موجب حفظ صحت ہے ایک مہینہ مین دو مرتبہ عادت قے کی کرین لیکن دونون دن متصل تاکہ خلط کہ پہلے دن اپنی جگہہ سے حرکت کرے اور نہ نکلی ہو دوسرے دن نکل آئے بقراط نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایسا کرے مین ضامن اسکی صحت کا ہون چونکہ قے سے ہر ایک کو نفرت آتی ہے اسلئے اسکا معمول کم ہے حافظ صحت پر واجب ہے کہ ہمیشہ استفراغ بذریعہ اسہال وغیرہ کرتا رہے دوائے مسہل کو ربیع یعنی بہاگن اور چیت یا خریف یعنی کنوار و کاتک مین استعمال کرین چونکہ فصل ربیع صیف سے پہلے ہوتی ہے گویا گرمیون کا استقبال کرتی ہے اسواسطے فصل ربیع مین سوا مسہل لطیف کے قوی اور کثیف کا دینا جائز نہین ہے ہان فصل خریف مین ہر قسم کے مسہل قوی کا موقع ہے اگر واسطے دفع بیماری کے لین اس مین فصل کا انتظار ضرور نہین جس وقت مناسب سمجھین مسہل دین قبل مسہل کے استعمال منضج کا ضرور ہے منضج دینے کی تدبیر یہہ ہے کہ جو دوا مناسب خلط کے ہو رات کو بھگو دین صبحکو جوش خفیف دیکر چھانکر پلا دین مادہ کے پکنے کو نضج کہتے ہین خلط کا پکنا یہہ ہے کہ ہر خلط قوام معتدل پر آجاے یعنی جو خلط غلیظ ہو جاوہ رقیق ہوجاے اور جو رقیق ہو وہ مائل بغلظت ہوجائے تاکہ فعل مسہل بہی منفعل ہوجائے مسہل مین سونا نہ چاہیے کیونکہ سونا دوا کی قوت کو باطل کرتا ہے جب تک معدہ مین ہو ہرگز غذا نہ کہائین اسواسطے کہ طبیعت ہضم غذا کی طرف متوجہ ہوجاتی ہے

ہے

اور دوا کو چھوڑ دیتی ہے بس ہی عمل دوای مسہل کا باطل ہو جاتا ہے اگر مسہل عمل نہ کرے اسیر وز دوسرا
مسہل نہ دین مگر شیافہ وغیرہ سے حرکت دینا جائز ہے ملینات مین منضج دینے کی شرط نہین ہے
مسہل وہ ہے کہ مادہ کو اعضا اور عروق بعیدہ و قریبہ سے نکالے ملین وہ ہے کہ جو معدہ اور امعا اور
اسکے گرد و نواح سے نکالے اگر ملین دینے مین بھی رعایت منضج کی کرین اولی ہے **عباسی**
بس اب ہنہ دو پھر پڑھنا دیکھو ہوا حیدری **حکیم محمد حسن** نے کیا اچھا یہ رسالہ لکھا ہے بہت
کار آمد ہے اسی پر گیا منحصر ہے جو کتاب لکھی ہے وہ ایسی ہی لکھی ہے **افصرائی** کا اردو ہم
تمنے انکا دیکھا ہی ہے کیسا با محاورہ عربی سے اردو مین کیا ہے۔ آجکل ایک کتاب
علاج النسا معروف بہ **گل عباسی** جس مین علم طب کے مضامین قصہ کے طور پر خاص بلی
کی پاک شستہ با محاورہ بیگماتی زبان مین بیان کئے ہین اپنے مخدوم خاص مخلص با اختصاص
مصدر مکارم اخلاق مظہر معاظم استغاق مخزن آلاف الطاف معدن اصناف اوصاف
جوہر معدن فطنت و دانائی گوہر صدف اہلیت و دانش آرائی مجمع خوبیہای بیکران و سیع الاحسان
خورشید جمال بدر کمال خندہ رو شیرین گفتگو عالی وقار خجستہ شعار قدر دان فن جوہر شناس
سخن محسن **حکیم محمد حسن** عالی منقبت والا مرتبت **جناب بابو طھول صاحب** وکیل عدالت
کے ارشاد سے تصنیف کی ہے واقعی بابو صاحب کی ذات خورشید صفات مجمع اوصاف کمال
مجموع حسنات خصال ہے ان کمالات پر خلق کا مرتبہ ایسا بلند ہے کہ بیان نہین ہو سکتا سچ تو
یہ ہے کہ ایسے ذی اخلاق ذی مروت نیک طینت دیکھنے سننے وکالت مین یکتای روزگار
یگانہ شہر و دیار مین دور دور شہرت ہے حکامون مین بڑی قدر و منزلت ہے انگریزی مین اعلی درجہ
کی قابلیت ہے اور اکثر علوم مین مداخلت ہے قانون خوب یاد ہے تقریر بہت اچھی ہے تحریر نہایت
چست ہے وکالت کو اس عمدگی سے کر رہے ہین اور ایسی ترقی دے رہے ہین کہ ہر شخص کی نظر
آپ پر پڑتی ہے میری زبان نہین کہ مین انکی ادنا سے ادنا صفت کی بھی تعریف کر سکون وہ
لفظ نہین پاتی جو بابو صاحب کی تعریف مین صرف کرون **حکیم محمد حسن** پر جو احسانات بابو صاحب کے

ہین اُنکا شکریہ ہم اپنی زندگی بہر ہین تو ادا نہین کر سکتے ایک احسان ہو تو اسکا بیان کیا جاے
وہ وہ سلوک اور احسان بابو صاحب نے حکیم محمد حسن پر کیے ہین خدا کی خدائی مین کسی نے
کسی پر نہ کیے ہونگے حکیم محمد حسن کا ذرہ ذرہ رونگٹا رونگٹا انکو دعا دے رہا ہے مین ہی جان و دل سے بابو صاحب
پر نثار ہون اور تہ دل سے انکے دعا گو ہون یا الہی جناب بابو صاحب بہادر ہزارون لاکھون
کروڑون برس زندہ و سلامت رہین آمین ثم آمین لو احیدری جب تم اس کتاب کو پڑہوگی
تو دلی کا روزمرہ اور محاورہ گہر بیٹھے سیکھ جاوگی اور چھپی بہی ایسی عمدہ ہے کہ دیکھکر خوش ہو جاوگی
جناب مولوی حکیم خواجہ حامد حسین صاحب انصاری سہارنپوری نے اسکی تصحیح مین بہت کچھ
اپنا وقت گران بہا صرف کیا ہے سچ یہ ہے کہ ایسی جانفشانی اور عرق ریزی کون کسی کے لئے
کرتا ہے یہہ جناب خواجہ صاحب ہی کا کام ہے جسکا نام رابطہ خاص اور اخلاق عام ہے کیا تم
خواجہ حامد حسین صاحب کو نہین جانتین ہماری قبلہ و کعبہ اعلم العلما افضل الفضلا اکمل الکملا
اعرف العرفا اشرف الافاضل فخر الاماجد و الاماثل کاشف دقایق معقول و منقول واقف
حقایق فروع و اصول قدوۃ المحدثین فقیہ اہل بیت طاہرین جناب قدسی القاب مولانا و
مقتدانا خواجہ مولوی عابد حسین صاحب انصاری مدرس اعلی مدرسہ منصبیہ میرٹھ مد ظلہ العالی
کے فرزند جگر بند ہین - قریب سو کتابون کے حکیم محمد حسن کی تالیف و تصنیف سے ہونگی
قرابادین حاذق فارسی زبان مین ایسی لکھی ہے کہ ساری قرابادینون سے بڑہ گئی جو نسخجات
اور قرابادینون مین ہین وہی نسخجات قرابادین حاذق مین بہی ہین مگر کسی نسخہ کو اور قرابادین مین
دیکھو اور پہر اسی کو قرابادین حاذق مین دیکھو تو تمہین اسکی خوبی معلوم ہو یہہ کیا قرابادین قادری
تمہاری پاس رکھی ہے اس مین کوئی نسخہ دیکھو پہر اسی کو قرابادین حاذق مین دیکھنا حیدری نے
قادری کہولی تو سب سے پہلے انوشدارو لولوی کا نسخہ نظر سے گذرا نسخہ انوشدارو لولوی
قرابادین قادری طباشیر سفید ابریشم مقرض مصطگی زعفران سنبل الطیب مروارید نا سفتہ
کہربا شمعی گل سرخ ہر ایک سہ مثقال یاقوت ریوند اسارون سعد عود ہندی اذخر صندل سفید

پوست ترنج ساذج ابریشم سبز تخم بادرنجبویہ درونج ہیل زرشک
بیدانہ عنبر اشہب ورق طلا ورق نقرہ ہر ایک ۲ دو درم آملہ نو درم قند و عسل
بالمناصفہ دوچند ہمہ جب حیدری پڑھ چکی تو دوسری نسخہ کو قرابادین حاذق مین
نکال کر پڑھنا شروع کیا **نسخہ انوشدارو کو جو کوئی قرابادین حاذق**
یاقوت رمانی بسد احمر سوختہ یشب سبز طباشیر سفید مروارید ناسفتہ کہربا شمعی
ہمہ را سائیدہ بعرق بید مشک کہرل تمام بکنند کہ مثل غبار گردد ریوند چینی اسارون
سعد کوفی عود ہندی اذخر مکی برادہ صندل سفید پوست ترنج ساذج ہندی
برگ بادرنجبویہ درونج عقربی الائچی خورد زرشک مصطگی رومی سنبل الطیب گل سرخ
ابریشم مقرض کوفتہ بیختہ آملہ مقشر در آب مورانیختہ بر سنگ سائیدہ بصافی کشیدہ -
قند سفید شہد خالص حل کردہ بقوام آوردہ ادویہ مسحوقہ و جواہر محلولہ بدان بیامیزند عنبر اشہب
یک چند در انتہائے قوام نگہدارند از آتش گرفتہ ورق نقرہ و ورق طلا یک یک انداختہ چندان حل
نمایند کہ جملہ اوراق منحل شود زعفران خالص بگلاب سودہ در آن بیامیزند حیدری
نے دونون نسخون کو پڑھ کر کہا کہ حقیقت مین جو آپ فرماتی ہین اُس سے بھی خوبی مین زیادہ
ہے **عباسی** کل نسخجات اس مین اسیطرح لکھے ہین جس قرابادین سے چاہو مقابلہ
کرلو جو بات اس مین ہے وہ کسی قرابادین مین نپاؤ گی اس قرابادین مین **حکیم محمد حسن**
نے اپنے خاندانی نسخجات بھی لکھے ہین حکیم محمد حسن کے ہان طبابت کا پیشہ مدت سے
پشت بہ پشت چلا آتا ہے حکیم خادم حسین مرحوم انکے والد کو کوئی بندہ بشر ایسا نہین
جو نہ جانتا ہو نہایت کامل طبیب تھے انکے دادا حکیم کریم بخش بھی بڑے رتبہ کے طبیب
ہو گذرے ہین انکے پردادا حکیم امان اللہ حکیم امان اللہ کے والد حکیم غلام محمد
حکیم غلام محمد کے والد حکیم تاج محمد اپنے اپنے وقت مین کامل طبیب تھے عباسی یہہ کہہ رہی
تھی کہ جھانسی سے جناب بابو سید فتح حسین صاحب سب انجینیر کا خط عباسی

کی طلبی مین آیا عباسی نے حیدری سے کہا کہ لو حیدری مین دو چار روز کیواسطے جاتی ہون مطب تمہارے سپرد ہے تم بدستور دونو وقت آنا جو مریض آئین انکو نسخہ لکھہ دینا حیدری بابو فتح حسین صاحب وہ تو نہین جو کہروہ کے رئیس ہین اور میرٹھہ مین بہی بڑا نام دروازہ بہت بڑا مکان رفیع الشان رشک ارم غیرت جنان بنایا ہے عباسی ہان ہان وہی ہین حیدری یہ تو دلی مین تھے عباسی اس بات کو تو عرصہ ہوا دہلی سے اگرہ بدل گئے تہے کچہہ دنون متہرا رہے اب عرصہ سے جہانسی مین ہین بابو صاحب نہایت کریم الاخلاق عمیم الاشفاق مظہر جود و کرامت مصدر تفضلات و مرحمت نکتہ سنج و نکتہ پرور کرم گستر علم دوست اہل اشنا ملازمین معززین سرکار سے ہین اللہ تعالے نے انکی ذات پر چشمہ تفضلات مین عجیب عجیب جوہر ذاتی و کمالات صفاتی عطا فرمائے ہین زبان انکے بیان سے قاصر ہے الغرض یہہ کہہ سنکر اسی روز شب کو آٹھ بجے کی گاڑی مین عباسی خانم جہانسی کو سوار ہو گئین ۵

	بسفر رفتنت مبارک باد		بسلامت روی و باز آئی	..

اب ہم بہی اس کتاب کو یہین ختم کرتے ہین اگر حیات مستعار باقی ہے تو انشاء اللہ تعالی دوسری جلد مین عباسی خانم کے اور حالات تحریر کرینگے البدبس مابقی ہوس

سُبحَانَ رَبِّکَ رَبِّ العِزّتِ عَمّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی سَیّدِ المُرسَلِینَ وَآلِہ الطّیّبِینَ الطّاہِرِینَ المَعصُومِینَ ۔ ۵

فتمت بالخیر

National Library
Calcutta-27